صوبائی اسمبلی خیبرپختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 06 جنوری 2020ء بمطابق 10 جمادی الاوّل 1441 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَاسۡتَقِمۡ کَمَاۤ اُمِرۡتَ وَمَنۡ تَابَ مَعَکَ وَلَا تَطۡغَوۡا ؕ اِنَّہٗ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ○ وَلَا تَرۡکَنُوۡۤا اِلَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مِنۡ اَوۡلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ○ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡہِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکۡرٰی لِلذّٰکِرِیۡنَ ○ وَاصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔

(ترجمہ): سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہوگئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ وآخِرُ الدَعوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی Question hour ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میرا ایک ہی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں Question hour سے پہلے ہوتا نہیں ہے پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مجھے بس اس پر تھوڑا سا ٹائم دیدیں۔

جناب سپیکر: دوں گا، دیکھیں پوائنٹ آف آرڈر یہ میں دوں گا آرڈر آف دی ڈے کمپلیٹ کرنے کے بعد۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، چلو بس ایک پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جی۔

ایک آواز: سب کو دینا ہوگا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیوں دینا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: اپنے ٹائم پہ دوں گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، تھینک یو ویری مچ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں سب سے پہلے تو یہاں پر جتنے بھی منسٹرز اور جتنے بھی سپیشل اسسٹنٹ، ایڈوائزران سب کو مبارکباد دیتی ہوں کہ وہ منتخب ہوئے لیکن جناب سپیکر صاحب، مجھے بہت افسوس سے یہ بات کرنی پڑ رہی ہے کہ پاکستان تحریک انصاف جو کہ انصاف کی دعویدار ہے انہوں نے خواتین کا ووٹ لیا، انہوں نے نوجوانوں کا ووٹ لیا، آج کیبنٹ میں ایک خاتون وزیر نہیں ہے، ایک خاتون سپیشل اسسٹنٹ نہیں ہے ایک خاتون ایڈوائزر نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب یہ کیسے تحریک انصاف کی حکومت ہے اس بات پر سر، کیا یہاں پہ عائشہ بانو، کیا یہاں ملیحہ اصغر، کیا یہاں ڈاکٹر صاحبہ سمیرہ صاحبہ، کیا یہاں پہ دوسری ڈاکٹر آسیہ خٹک، کیا ان لوگوں میں کوئی Capability نہیں ہے کہ یہ ایڈوائزر سپیشل اسسٹنٹ یا جو ہے تو منسٹر بن سکیں، ہماری پرزور درخواست آپ کے تھرو، آپ کے تھرو عمران خان سے کہ عمران خان صاحب، آپ

نے اس کیبنٹ میں تو کم از کم تین عورتوں کو ایڈ جسٹ کرنا ہے، ایک منسٹر ایک سپیشل اسسٹنٹ اور ایک جو ہے تو ایڈوائزر، تھینک یو جناب سپیکر، میری طرف سے یہ پوائنٹ آگیا، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو، اللہ تعالیٰ اسی طرح حکومت اور اپوزیشن کو آپس میں بے مثال Cooperation کی توفیق عطا کریں Question hour کو کسچن نمبر 4290 نگہت اورکزئی صاحبہ نے ڈیفر کروا دیئے ہیں اپنے کوسچن آج، کوسچن نمبر 4860 جناب سراج الدین صاحب۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

* 4860 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ ;

(الف): آیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں حکومت نے صوبہ بھر کے تعلیمی بورڈ کے چیئرمینوں کی تقرری کی منظوری دی ہے ;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ بھر کے تعلیمی بورڈز میں تعینات ہونے والے چیئرمینوں کے نام اور قابلیت کیا ہے اور تعیناتی سے قبل وہ کن کن عہدوں پر خدمات سرانجام دے رہے تھے نیز مذکورہ چیئرمینوں کی تقرری کے لئے اپنائے گئے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر اطلاعات نے دیا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ سیکشن 12(8)ii بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ایکٹ 1990 کے تحت وزیر اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا کسی بھی بورڈ میں تقرریاں کر سکتا ہے، اس سلسلے میں خلاصے کے ذریعے آفیسرز کے پینلز کو وزیر اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا کو بھیجا گیا، جنہوں نے اپنی صوابدید کے تحت مختلف بورڈوں کے لئے چیئرمین صاحبان کا انتخاب کیا، چیئرمینوں کے نام، قابلیت اور سابقہ پوسٹنگ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب آپ کو جواب دینے ہیں؟ یہ ثانوی تعلیم ہے، ایلیمنٹری ایجوکیشن، جی سراج الدین صاحب۔

جناب سراج الدین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، پہلے تو میں جن وزراء کو منتخب کیا گیا ہے ان کو میں ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں، جناب والا، صوبے بھر کے تعلیمی بورڈز کے چیئرمینوں کی تقرری، طریقہ کار کے

متعلق سوال کیا تھا جس کے جواب میں وزیر تعلیم صاحب نے بتایا کہ بورڈ آف اینٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ایکٹ نمبر 1990 کے تحت وزیر اعلیٰ صاحب کو، کسی بھی تعلیمی بورڈ میں تقرریاں کر سکتا ہے، اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے صوابدید اور صوبے کے سات تعلیمی بورڈز کے چیئر مینوں کی تقرری دو سال کے لئے کی ہیں، اس سلسلے میں سر جو نوٹیفیکیشن جاری ہوا ہے ان کے مطابق صوبے کے چھ تعلیمی بورڈ کے تعینات ہونے والے چیئر مینوں کا تعلق تو محکمہ تعلیم سے ہیں لیکن ان میں بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پشاور کے لئے تعینات کئے گئے چیئر مین کا تعلق محکمہ تعلیم سے نہیں ہے، بلکہ وہ پروٹوکول سروس سے وابسطہ گریڈ بیس کے افسر کو ڈیپوٹیشن پر چیئر مین پشاور تعلیمی بورڈ تعینات کیا گیا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ آیا محکمہ تعلیم میں کوئی ایسا فرد موجود نہیں تھا جس کو پشاور تعلیمی بورڈ کا چیئر مین لگایا جاتا، محکمہ تعلیم کے بجائے دوسرے محکموں سے صوبے کے سب سے بڑے تعلیمی بورڈ کا چیئر مین لگانے کے وجوہات بیان کئے جائیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، آپ کا کوسچن آگیا، سپلیمنٹری، جی منسٹر صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، یہ جو 1990 کا ایکٹ ہے اس کے تحت اختیار ہوتا ہے چیف منسٹر صاحب کے پاس اور ان کے پاس ایک پینل آتا ہے اور اس پینل میں ان کو سلیکٹ کرنا تھا یہ صوابدیدی اختیار ہوتا ہے چیف منسٹر کو اور اسی طرح یہ طریقہ کار بھی وہ چلا رہا ہے تو میرے خیال سے اسی طرح سے جو پینل آیا ہے اور اسی میں سلیکشن ہوئی ہے تو اس میں، میں تو کہتا ہوں بالکل درست ہوا ہے یعنی ان کو کوئی وہ ہے تو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ کے ان کا مسئلہ حل کرا دیں گے۔

جناب سپیکر: وہ Competence پہ ہوتا ہے، علاقائی Base پہ نہیں ہوتا۔

وزیر اطلاعات: دیکھیں یہ جو پینل ہوتا ہے نا۔

جناب سپیکر: پینل ہوتا ہے۔

وزیر اطلاعات: وہ تو باقاعدہ ایک تھرو پراسیس آتا ہے، ایسا نہیں کہ چیف منسٹر ڈائریکٹ کرتا ہے، کیونکہ جب وہ پینل آجاتا ہے اس میں سلیکشن جو ہے وہ چیف منسٹر کرتا ہے تو اسی Criteria کے تحت جو 1990 کا ایکٹ ہے اس کو فالو کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 4268 جناب سراج الدین صاحب، سوال نمبر 4268۔

جناب سراج الدین: جناب سپیکر، شکریہ صاحب میں نے ضلع باجوڑ میں موجودہ کالج اور ان میں تعینات عملے کی تفصیل مانگی تھی جس کا جو جواب دیا گیا ہے سپیکر صاحب، یہ بڑا حیران کن ہے، ضلع باجوڑ اس وقت قبائل اضلاع کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا ضلع ہے لیکن بد قسمتی سے حکومت کی توجہ کا یہ عالم ہے کہ تقریباً بارہ لاکھ آبادی والے اس ضلع میں خواتین کا صرف ایک ڈگری کالج ہے اور اس سے بھی بڑا ظلم یہ ہے کہ خار میں واقعہ ضلع کے واحد گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج میں عملہ نہ ہونے کے برابر ہے، کالج کے لئے منظور شدہ گریڈ انیس ایسوسی ایٹ پروفیسر کے چار آسامیوں میں سے صرف ایک جبکہ گریڈ اٹھارہ کے اسسٹنٹ پروفیسروں کے نائن پوسٹ میں سے ایک بھی اسسٹنٹ پروفیسر یہاں پر موجود نہیں ہے، اسی طرح ضلع میں موجود ایک پوسٹ گریجویٹ کالج اور بوائز کے دو ڈگری کالجوں کے لئے مجموعی طور انیس ایسوسی ایٹ پروفیسر کے پانچ اور گریڈ اٹھارہ کے اسسٹنٹ پروفیسر کے سات آسامیاں تاحال خالی ہیں جناب والا، جو اعداد وشمار ہمیں فراہم کیا گیا ہے ان کے مطابق سب سے حیران کن صورتحال یہ ہے کہ اس وقت ضلع باجوڑ میں موجود چار کالجوں کے لئے بی پی ایس، ڈرائیور کے منظور شدہ آسامیاں صرف چار ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ان میں سے صرف ایک ڈرائیور تعینات ہے جبکہ پوسٹ گریجویٹ کالج خار کے لئے دو میں سے ایک ڈرائیور موجود ہے یعنی پوسٹ گریجویٹ کالج میں صرف ایک ڈرائیور ہے جبکہ باقی تینوں ڈگری کالجوں میں ڈرائیور کے پوسٹ پر بھی کوئی تعینات نہیں ہے، گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج خار اور گورنمنٹ ڈگری کالج برکلی میں ڈرائیور کی آسامی تک موجود نہیں ہے، اس سوال کے جواب میں پورے ضلع باجوڑ کے لئے ہائرایجوکیشن کا صرف ایک ڈرائیور تعینات ہے جس سے حکومت کا قبائلی اضلاع اور یہاں کے عوام کے ساتھ سلوک کا اندازہ بخوبی کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جی منسٹر انفارمیشن شوکت یوسفزئی صاحب، Response پلیز۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، اس میں جو ان کو ڈیٹیل تو دی گئی ہیں Already کیونکہ کافی ڈیٹیل آئی ہے کہ اس کو تفصیل سے بیان نہیں کر سکتے لیکن اس میں بتایا گیا ہے کہ پوسٹ گریجویٹ ہے دو ڈگری کالجز ہیں اور ایک جو ہے وہ زنانہ ڈگری کالج ہے، اور اس میں جو عملہ تعینات ہیں اساتذہ عملہ وہ

پورے اس کی ڈیٹیل مل گئی ہے، اگر یہ پھر بھی اس میں کیونکہ ضلع باجوڑ میں جو زیر تعمیر ہے وہ گرینڈ ڈگری کالج ہے وہ اس میں زیر تعمیر ہے باقی کالج جو کام کر رہے ہیں ان کے عملے کی پوری ڈیٹیل مل گئی ہیں اگر اس میں کوئی ایشو ہے تو مجھے بتادیں آپ۔

جناب سپیکر: جی سراج الدین صاحب۔

جناب سپیکر: سر، اگر یہ کمیٹی کے حوالہ ہو جائے تو اس میں بہت کچھ چیزیں ایسی ہیں جو ہم ڈسکس کر سکتے ہیں۔

وزیر اطلاعات: نہیں اس میں کیا ہے، آپ کو کس چیز پہ اعتراض ہے کہ میں اس کا جواب دیدوں؟

جناب سراج الدین: میرا سوال یہ ہے کہ اس میں جو خالی آسامیاں ہیں اس کو پر کیا جائے تاکہ لوگ تعلیم سے آراستہ ہو اور اس میں جو Un functional ہیں اس کو فنکشنل کیا جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں سپلیمنٹری جب آپ کریں نا، برائے مہربانی تو ایک شارٹ بات کریں کہ جواب تو آپ کے پاس ڈیٹیل میں آگیا اب آپ کیا چیز Clearly کرنا چاہتے ہیں، اب آپ نے یہ بات کی ہے یہ صحیح کیا ہے، اب جواب پوچھو۔

وزیر اطلاعات: انہوں نے جو بات کی ہے کہ جو خالی آسامیاں ہے وہ بالکل وہ اس پہ پراسس شروع ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ بھی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے Fill up ہو جائیں گے ان شاء اللہ، اور یہ تھرو پبلک سروس کمیشن ہوتا ہے یہ Fill up ہو جائیں گے، ان کو ذرا دیکھیں جی تاکہ کسی بھی جگہ خالی teaching کے آسامی خالی نہیں ہونی چاہیے Weather school or colleges، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، آپ کا کوسچن ڈیفر کروں کیا کروں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرا کوسچن ڈیفر نہ کریں کیونکہ یہ تو میں نے دو سال ہوگئے ہیں کہ یہ کوسچن دیا ہوا ہے اور آج جو اس کا جواب آیا ہے اور یہ روزانہ اسی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں تو پھر یہ کوسچن لے لیں ہم؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں، اس کو پریویلج کمیٹی بھجوایا جائے تاکہ میرے کوسچنوں کے یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ایک دم کمیٹی میں تو نہیں جاتانا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: یہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے جناب سپیکر صاحب، اس طرح ڈیفر نہ کریں ہمارا استحقاق۔

جناب سپیکر: میری عرض سنیں، ثوبیہ بی بی عرض سنیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: محکمہ نے ہمارے استحقاق کے ساتھ۔

جناب سپیکر: عرض سنیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی سر۔

جناب سپیکر: آپ، میں کوئسچن پڑھتا ہوں، آپ سپلیمنٹری دیں، منسٹر Concern جواب دیں جی پھر آپ اس کے بعد یہ بات کر سکتے ہیں کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں، پھر یہ ہاؤس Decide کرے گا تو میں Put کرتا ہوں آپ کا نام لیتا ہوں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 4882 محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

* 4882 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال گندم کی خریداری کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 17-2016ء اور 18-2017ء میں کل کتنی گندم کہاں کہاں سے اور کتنی مالیت کی خریدی گئی، ائیر وائز تفصیل بمعہ رسیدوں اور چیک کی فوٹو کاپیاں مہیا کی جائیں؟

جناب حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال گندم کی خریداری کرتی ہے۔

(ب) حکومت خیبر پختونخوا نے سال 17-2016ء اور 18-2017ء کو گندم کی خریداری کی، جس کی تفصیل درج ذیل ہے،

سال	مقامی کاشتکاران	محکمہ خوراک	مقامی کاشتکاران	محکمہ خوراک	

	پنجاب				
10043555000	32948	32500	100000 ٹن	207.654 ٹن	2016-17
8893950000	----	3200	----	273.660	2017-18

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> تھینک یو سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> سپلیمنٹری پلیز۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker</u>; Answer is taken as read.

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔جناب سپیکر صاحب، یہ میں نے کوسچن دیا تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال گندم کی خریداری کرتی ہے، جواب آیا کہ ہاں یہ درست ہے، میں نے (ب) میں ان سے پوچھا ہے کہ جواب اثبات میں ہو تو سال 2016-2017ءاور 2018,17ء میں کل کتنی گندم کہاں کہاں سے اور کتنی مالیت کی خریدی گئی ہے؟ Otherwise تفصیل بمع رسیدوں اور چیک کی فوٹو کاپیاں فراہم کی جائیں، ان لوگوں نے مجھے صرف فیگرز دی ہیں، جس سے اس ایوان کا استحقاق مجروع ہوا ہے اور یہ ہر محکمہ ہمارے ساتھ جس طرح حکومت نے ہم عورتوں کو ابھی تک ایک بھی منسٹری نہیں دی ہے، اسی طرح ہمارا کوئی بھی کوسچن آجاتا ہے تو محکمہ اس کو لائٹ لیتا ہے، ہمارے کسی بھی کوسچن کا صحیح Answer صحیح طریقے سے نہ دے کر ڈاج کرتے ہیں تو پھر یہ اسمبلی بیٹھتی کیوں ہے؟ یہ اسمبلی اتنا خرچہ، یہ سب کو جو تنخواہیں ملتی ہیں، یہ محکمے ہمیں اتنا لائٹ، ان کو اپنی یہ لوگ جو کرپشن کرتے ہیں، اس میں ان کی آنکھیں اتنی بند ہیں کہ اس ایوان کو یہ جواب تک بھی صحیح نہیں دے سکتے، اگر ان کے پاس رسیدیں نہیں ہیں تو یہ فگرز کہاں سے آئی ہیں؟ کیا یہ نیب، کیا یہ انٹی کرپشن، یہ محکمے جتنے بھی ہیں یہ کہاں پر ہیں؟ اگر ہم اس ایوان سے ان سے نہیں پوچھ سکتے جناب سپیکر صاحب، تو یہ اسمبلی کوسچن، یہ سارا معاملہ یہ بند کر دیں، یہ ایک ہمارے اس ایوان کی روزانہ جو ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ثوبیہ بی بی، منسٹر صاحب سے جواب لے لیتے ہیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> ٹھیک ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, Qalandar Lodhi Sahib, Minister for Food.

حاجی قلندر خان لودھی(وزیر خوراک): شکریہ جناب سپیکر۔

سردار اورنگزیب: سر، میرا ایک سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری؟

سردار اورنگزیب: جی ہاں۔

جناب سپیکر: جی، اورنگزیب نلوٹھا صاحب، سپلیمنٹری، مائیک کھولیں نلوٹھا صاحب کا۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، آج آٹے کا ریٹ 22 سو روپے من ہے تو میں، میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ منسٹر صاحب یہ ذرا وضاحت کر دیں، گندم مہنگی ہوئی ہے کوئی ٹیکس لگے ہیں، کیا ہوا ہے، کیوں آٹا اتنا مہنگا ہو گیا ہے اس کی ذرا وضاحت کریں؟

Mr. Speaker: Minister for food.

وزیر خوراک: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مائیک ٹھیک کر لیں ذرا۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، نے بڑا اچھا سوال کیا اور اس کا جواب بھی بالکل ان کو ٹھیک ٹھاک مل گیا ہے لیکن وہ کچھ تفصیل انہوں نے ساتھ یہ بات کی کرپشن کی تو میں انہیں چیلنج کرتا ہوں مجھے کوئی ایک آدھ، چھ سال میں کوئی ایک کرپشن کا بتائیں، جب سے میں آیا ہوں تو آپ اس وقت میرے پاس بک 2 کا اکاؤنٹ جو تھا آٹھ ارب، تقریباً آٹھ ارب تھا ابھی میں بیس بائیس ارب پر کھڑا ہوں اور میں نے جو procurement کی ہے اس میں سے میں نے پچھلے پانچ سالوں میں دس ارب سے زیادہ اس میں بچت کی ہے، procurement میں ایک procurement ہوتی ہے اس کی میں نے ایک پالیسی بنائی ہے اس میں میں نے ریفارم لائے ہیں، اس پر میں نے بڑی محنت کی ہے میں ڈائریکٹ، پہلے یہ اس طرح ہوتا تھا کہ پاسکو سے لے آتے تھے، پاسکو سے ایک بوری کے ساتھ بارہ سو روپیہ ہمیں مہنگا پڑتا تھا، اب ہم نے ڈائریکٹ Grower کو کر دیا، First come first serve والی بات تو وہ پورا پاکستان کا پنجاب سے بھی Grower آتا ہے، میرے صوبے سے بھی آتا ہے اس میں ہم procurement کرتے ہیں، وہ اس procurement کے ساتھ ہمیں ہزار بارہ سو روپے بوری کے ساتھ بچتے ہیں یہ آپ کے ساتھ ساری تفصیل نیچے ہے تو یہ ساری میں اس لئے ان کو بتاتا ہوں کہ میں نے تو بہت بڑی بچت اس ڈیپارٹمنٹ کو دی ہے اور بڑا ریفارم بھی کیا ہے اور ایک سنگل پیسہ کسی کے ذمے نہیں ہے، کسی کے ذمے

کوئی ریکوری نہیں ہے کوئی کیس پکڑا نہیں ہے میرے اس دور میں کسی نے کوئی نیب کے پاس کوئی کیس نہیں گیا تو یہ میری محترمہ کس طرح کہتی ہیں کہ کرپٹ محکمہ ہے اور کرپٹ پریکٹس ہوتی ہے، اس نے کس مفروضے، پر بات تو نہیں ہوتی، کوئی حقیقت مجھے بتائے میں نے تو مارک اپ ختم کیا ہے، پہلے مارک اپ بینک سے، بائیس ارب روپیہ ہم خیبر بینک سے لیتے اس پر کروڑوں روپے مارک اپ دیتے تھے، میں تو اکاؤنٹ 2 سے procurement کر رہا ہوں خریداری اکاؤنٹ 2 سے کر رہا ہوں، اکاؤنٹ 2 میں میرے پاس بیس بائیس ارب روپے تھے جس سے میں نے یہ سب گندم خریدی ہے اور اس سے میں پاسکو سے بھی خرید رہا ہوں تو یہاں تک یہ بات ہے یہ تو ان شاء اللہ بہترین محکمہ چل رہا ہے اور اس کی بہترین کارکردگی ہے اگر ان کے پاس کوئی Specific case ہے تو اسے لائیں میں اس پر ایکشن بھی لوں گا اور ان کا مشکور بھی ہوں گا کیونکہ انہوں نے میرے محکمے کا کوئی کیس نکالا، میرے پچھلے پانچ سال میں کسی دوست نے کوئی میرے اوپر نہیں دیا، اس دفعہ میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے کیا لیکن مجھے بھی یہ ہوا کہ میں نے اپنے کروڑوں روپے میں نے اپنے پیسے بینک میں ان سے مارک اپ بھی لیتا ہوں پہلے تو گورنمنٹ کو مارک اپ بھی دینا پڑتا تھا، یہ ساری چیزیں اس طرح، جہاں تک نلوٹھا صاحب کا تعلق ہے تو وہ ہم نے کچھ پچھلے دنوں تھوڑا سا Crisis ہوا تھا جو آپ کے بھی علم میں ہے، پنجاب والوں نے افغانستان کے لئے کچھ گیٹ کھل گیا تھا تو اس میں پھر وہ جانی تھی گندم تو انہوں نے عارضی طور پر انہوں نے کچھ اپنی چیک پوسٹیں لگادیں جس پر تھوڑے دنوں کے لئے ذرا اس پہ سختی ہوئی لیکن اب گندم کا ریٹ آٹے کا ریٹ وہی آٹھ سو روپیہ ہے، جو ریڈ آٹا ہے جو میں دیتا ہوں جو میری ملوں سے نکلتا ہے جو میرے صوبے کی ملوں سے نکلتا ہے اس کا تو آٹھ سو روپے ریٹ ہے، اگر کوئی لوگ فائن کھاتے ہیں اس کے بعد سپر فائن کھاتے ہیں ان کا تو میرے ذمے نہیں ہے وہ تو پنجاب سے آتے ہیں، کچھ مہنگا ہوتا ہے اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے پوری ڈیٹیل ہے میرے پاس، اس میں میں نے روزانہ کے ریٹ میں لاتا ہوں آج کے بھی یہ ریٹ ہیں ہمارے پاس یہ سارے وہی آٹھ سو روپے اس کا ریٹ ہے تو مجھے پتہ نہیں ہے نلوٹھا صاحب نے کہاں سے۔۔۔

جناب سپیکر: بہرکیف ہماری ملوں کے ریٹ نہیں بڑھے۔

وزیر خوراک: میں بھی اسی ڈسٹرکٹ میں رہتا ہوں، یہ بھی اسی ڈسٹرکٹ میں ہیں تو مجھے تو ان کا پتہ نہیں ہے کہ انہوں نے کہاں سے یہ ریٹ مجھے بتایا ہے، میں ان سے بات کر لوں گا بیٹھ جاؤں گا جہاں کوئی اور بات ہے تو اس کو ہم دور کریں گے، ابھی بھی ہمارے پاس وہی ریٹ ہیں اس کا جو آٹھ سو ستر روپے، آٹھ سو روپے، یہ نو سو بیس روپے ہے یہ تو وہی ریٹ ہے تھوڑے سے ریٹ چڑھے تھے اوپر آٹے کے وہی سارے وہی ریٹ اپنی جگہ پر آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اوکے تھینک یو، جی ثوبیہ شاہد صاحبہ answer آ گیا آپ کا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، قلندر لودھی صاحب، میں ان کی Respect کرتی ہوں، ہمارے ممبر ہیں last tenure میں بھی ہمارے ساتھ تھے جناب سپیکر صاحب، یہ اگر ریٹ کے متعلق بتاتے ہیں تو گیارہ سو پچاس اور گیارہ سو روپے کے وہ جو ہے بیس کلو کا تروڑا ہے آجکل مل رہا تھا جبکہ پچھلی حکومت میں وہ آٹھ سو کا مل رہا تھا جناب سپیکر صاحب، یہ عوام کے ساتھ زیادتی ہے ایک روٹی کی جو قیمت ہے، روٹی کتنی چھوٹی ہو گئی ہے جو عوام کی روزمرہ کی ضرورت ہے اس کی بنیاد پہ سب لوگ زندہ ہیں اور آٹے کا ریٹ کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا، میں نے یہ کوسچن کیا ہے سب سے پہلے تو میں اپنے اس ایوان کا جو استحقاق مجروح ہوا ہے، جو یہ محکمہ ہے فوڈ اس نے مجھے Complete جواب نہیں دیا، اس کی کوئی رسید نہیں ہے اگر یہ بالکل کلیئر ہے کوئی کرپشن نہیں ہے سسٹم ٹھیک ہے تو ابھی تک ان کے اس میں ایک سال بعد جو جواب دیا اس کے بعد بھی ان کے پاس رسیدیں کیوں نہیں ہیں، چیک کی فوٹو کاپیاں کیوں نہیں بھجوائیں، ایک شارٹ کوسچن مجھے کیوں بھجوایا ہے جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب! اس کوسچن کا اور اس محکمے کا تعلق ہمارے غریب طبقے سے ہے چاہے وہ امیر ہو غریب ہو سب کی یہ روزمرہ کی ضرورت ہے آٹا، آٹے کے بغیر کوئی بھی زندہ نہیں رہ سکتا جناب سپیکر صاحب، پہلے میں آپ سے یہ ریکوسٹ کروں گی کہ اس محکمے کو ایک جواب دے کہ ہمارے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہو چکا ہے اور اس پورے ایوان کے لئے یہ پریویلج کمیٹی میں پہلے یہ کوسچن تا کہ کوئی بھی ہمارے ساتھ جو آج کل ان لوگوں نے سٹارٹ کیا تھا میں نے پوچھا ہے پہلے اس طرح کبھی بھی نہیں تھا کہ حکومت ایکشن لیتی تھی، چاہے وہ نیشنل پارٹی کی تھی چاہے وہ جے یو آئی کی تھی، لیکن آج کل یہ لوگ اس پی ٹی آئی کی حکومت کے ساتھ وہ میں آپ کو کہہ رہی

ہوں کہ کھیل رہے ہیں، جواب غلط دے رہے ہیں، اس دن بھی میں نے جو کو سچن کیا تھا پلے گراؤنڈ کا بتایا تھا، پلے گراؤنڈ تھا ہی نہیں اور کو سچن میں آیا تھا یہ مکمل ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر فوڈ۔

<u>وزیر خوراک</u>: یہ جی اس کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ یہ کہتی ہیں کہ رسیدیں اور فوٹو وہ نہیں ہیں۔

<u>وزیر خوراک</u>: دیکھیں جی procurement کرتے ہیں، اس کے پاس چیک متعلقہ اس ڈسٹرکٹ سے دیئے جاتے ہیں یہ ساری چیزیں، یہ رسیدیں کریں تو ان میں بہت بڑے بنڈل، بہت بڑی بوری بنتی ہے چار پانچ لاکھ کا اس پر خرچہ تھا، میں نے محکمے کو خود کہا ہے کہ یہ وہ کو سچن ایسا نہیں ہے میں نے وہاں کلیئر کر دوں گا اور میں اپنی بہن کو سمجھاؤں گا کہ اس میں کیا بات ہے کونسی کرپشن ہے، چیک جس نے گندم لائی ہے اس کو چیک ملا ہے، رسید کاٹی گئی ہے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا لیکن اس کے بنڈل اتنے زیادہ ہیں تو اگر یہ کہتی ہیں کہ صوبے پر اور تین چار لاکھ روپے ہو تو اگلی دفعہ یہ بوریوں میں اس کے لئے رسیدیں بھی لوں گا اگر یہ چاہتی ہیں، میں تو چاہتا ہوں غریب صوبہ ہے اس میں جتنی بچت ہم کر سکیں وہ کر سکیں، سوال کا دوبارہ جواب آ گیا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: میرے خیال میں ثوبیہ بی بی اس کے بعد آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اگر آپ کے پاس کوئی کرپشن کے ریکارڈ ہیں آپ ان کے ساتھ شیئر کریں، آپ کا ہم سب کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ zero tolerance for the corruption کوئی بھی آنریبل ممبر کے پاس کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں کرپشن کا ثبوت ہے Concerned minister کو بتائیں مسئلہ حل نہیں ہوتا تو فلور پہ لے آئیں پھر ہم جو بھی آپ کہیں گے ویسے کریں گے، تھینک یو۔۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر، مجھے اس کا جواب چاہئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کا ہو گیا ہے نا، اب سارا ٹائم آپ کے لئے نہیں ہے نا اب نعیمہ کشور صاحبہ، کا ٹائم شروع ہونے والا ہے، پریویلج کیسے ہو گا اس پہ آپ کا کونسا پریویلج اس میں چلا گیا، منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں، میری بات سنیں، میری عرض سنیں، آپ نے ایک Responsible minister کا بیان سنا ہے فلور پہ، انہوں نے کہا ہے کہ ایک پیسے کی کرپشن ثابت کر دیں ایک پیسے کی تو انہوں نے کہا ہے کہ میں نے دس بارہ

ارب روپے کی بچت کی ہے، وہ یہ کہہ رہے ہیں تو اب آپ کے پاس پروف ہیں تو وہ لے آئیں، فلور پہ لے آئیں وہاں لے آئیں اس میں تو کوئی پریویلج کی بات نہیں ہے so we will move forward question No.4866 محترمہ نعیمہ کشور صاحبہ، کوئسچن نمبر 4866 نعیمہ کشور صاحبہ، ایوان کا سارا ٹائم Is not for you for all the honourable members. جی نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب کا ذرا مائیک کھولیں ان کا بھی سپلیمنٹری تھا۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: سر میں یہ ریکوسٹ کرتا ہوں کہ ممبر صاحبہ کو مطمئن کرنے کے لئے اگر آپ اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں اگر کرپشن نہیں ہوئی ہے تو بہت اچھی بات ہے اور۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: اور اگر اس میں کچھ ثبوت آ جائیں تو پھر ان کے لئے اور آسانی ہو گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب میں پوچھ لیتا ہوں منسٹر صاحب سے، جی منسٹر صاحب، منسٹر فوڈ۔

<u>وزیر خوراک</u>: نلوٹھا صاحب میرے بھائی ہیں جی یہ مجھے اگر کوئی بات کہیں گے میں ان کی ضرور مانوں گا لیکن اس پر میں مجبور ہوں، میں کہتا ہوں میں نے رات دن محنت کی، میں نے دس ارب روپے سے زیادہ صوبے کو بچت دی، میری کوئی کرپشن نہیں ہے بالکل Corruptionless میں نے محکمہ بنا دیا، اب ساری باتیں اور یہ کہہ رہی ہیں کہ ہے کدھر کرپشن ہے؟ ثابت کریں کمیٹی نہیں اس کے بعد میں حاضر ہوں سزا کے لئے مجھے محکمے کی کرپشن ہے تو اس کی میں سزا بھگتوں گا کہ میں اس کا منسٹر ہوں، میرے محکمے میں کیسے کرپشن ہو سکتی ہے، یہ ہو ہی نہیں سکتا اور اس کو میں نے، میں نہیں allow کروں گا۔

<u>Mr Speaker</u>: Shall I put for the voting?

ثوبیہ بی بی! میرے پاس ووٹنگ کے لئے Put کرنے کے علاوہ کوئی حل نہیں ہے پھر، منسٹر صاحب نے Disagree کیا ہے وہ کہتا ہے میں نے دس ارب کی بچت کی ہے، شوکت صاحب یہ کوئسچن میں ووٹنگ کے لئے put کر رہا ہوں To privilege committee move کرنے کے لئے، یہ ثوبیہ بی بی کہتی ہیں کہ قلندر لودھی صاحب نے جواب دے دیا وہ کہتی ہیں اس کو ریفر کریں To the privilege committee کہ ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لودھی صاحب کہتے ہیں استحقاق مجروح نہیں ہے وہ Disagree ہیں Concerned minister اب میرے پاس اور کوئی حل نہیں ہے سوائے ووٹنگ کے (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: عاطف خان صاحب، عاطف خان صاحب مسئلہ یہ ہے کہ ثوبیہ بی بی کا کوئسچن ہے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے متعلق، وہ satisfy نہیں ہو رہیں، لودھی صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں نے تو دس ارب روپے کی بچت کی ہے اس کے اندر وہ کہتی ہیں کہ نہیں یہ جواب مکمل نہیں ہے اس کو پریولج کمیٹی کے سپرد کریں، لودھی صاحب Concerned minister disagree ہیں کہ اس سے پریولج متاثر ہوا ہی نہیں ہے، اب میں کیا کروں میں تو ووٹنگ کے لئے put کر سکتا ہوں اور تو میرے پاس Solution نہیں ہے۔

جناب عاطف خان (وزیر سیاحت): شکریہ سپیکر صاحب، اس کے دو ہی راستے ہیں جس طرح آپ نے بتایا یا تو وہ Concerned department پہ اعتبار کر لیں اور یا پھر آپ ووٹنگ کروادیں دونوں طریقوں کے علاوہ تو مجھے کوئی طریقہ نہیں پتہ چلتا۔

جناب سپیکر: اس کے دو طریقے ہیں اگر سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجنا ہے پھر تو ووٹنگ ہو گی اگر سٹینڈنگ کمیٹی میں جائے گا تو ووٹنگ ہو گی اگر پریولج موو کرنا ہو گا تو پھر بندے کھڑے کریں، پریولج کے لئے بندے کھڑے کرنے پڑیں گے کتنے بندے، پریولج کے لئے آپ موشن لے آئیں پھر، پریولج کے لئے موشن لائیں گے اور سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیا تو پھر میں ووٹنگ کراتا ہوں، جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت یوسفزئی (وزیر اطلاعات): سر جی یہ تو کوئسچن آور میں اتنی Resistance نہیں ہوتی ہے نہ اتنا وہ ہوتا ہے، آپ نے کوئسچن کیا ہے آپ کو جواب مل گیا ہے اگر آپ نے کچھ اور کرنا ہے تو اس پہ موشن لائیں۔۔

جناب سپیکر: تو اس پہ موشن لے آئیں، پریولج موشن لے آئیں، پریولج موشن لے آئین نا۔

وزیر اطلاعات: اگر آپ نے Detailed discussion کرنا ہے تو پریولج موشن لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ، کوئسچن نمبر 4866 دیکھیں میرے پاس ہر کوئی ہے نا آپ رولز آف بزنس تو پڑھیں، میں سٹینڈنگ کمیٹی کے لئے ووٹ کے لئے put کروں گا، پریولج کے لئے آپ ریزولیشن موو کریں گی، تو لے آئیں ریزولیشن، جی عنایت، صاحب عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، ثوبیہ بی بی کا جو سوال ہے مجھے پتہ ہے لودھی صاحب جو ہیں بڑے Honest and upright minister ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر

Delivered کیا ہوا ہے لیکن اس بات میں کیا برائی ہے کہ اگر اس کو کسچن کے اندر Incompletion ہے اور ثوبیہ بی بی کے ساتھ کرپشن کے ثبوت موجود ہیں تو میں ایک دوسری تجویز دینا چاہوں گا، لودھی صاحب اس پہ Agree کریں کہ اس کو اسی سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر ریفر کرے اور اس سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر جو کوسچن کا موور ہے اس کو بلائیں اور وہ اس کے اندر اگر اس کے پاس کرپشن کے ثبوت ہیں وہ بھی دے اور سوال Incomplete ہے تو وہ بھی دے میرا خیال ہے لودھی صاحب جو ہیں Seasoned parliamentarian ہیں اس کو اس بات سے نہیں ڈرنا چاہئے، میں ان سے ریکوسٹ کرتا ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کو ریفر کردیں، یہ تیسرا راستہ ہے پریویلج کمیٹی کی بجائے سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کریں پلیز۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو میں تو یہی بات کہہ رہا ہوں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر، اگر۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں بھی یہی بات کہہ رہا ہوں کہ اگر اس کو پریویلج میں اس کو موو کرنا ہے تو یہ ریزولیشن لائیں گی اور اگر سٹینڈنگ کمیٹی کو موو کرنے کے دو طریقے ہیں ایک Concerned minister agree کرے یا. I put it for the voting

<u>وزیر خوراک</u>: سر جناب سپیکر، جناب سپیکر اس میں کونسی بات ہے جو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجنے کے لئے ہے یا کسی، آپ ووٹ کروادیں اگر فرض کیا اگر فرض کیا انہوں نے Insist کرتی ہیں تو۔

<u>جناب سپیکر</u>: اگر اس کو پریویلج میں انہوں نے موؤ کرنا ہے تو یہ ریزلیوشن لائیں گی اور اگر سٹینڈنگ کمیٹی کو موؤ کرنے کے دو طریقے ہیں ایک کنسرنڈ منسٹر ایگری کرے یا I will put it for the voting۔

<u>وزیر خوراک</u>: جناب سپیکر اس میں کونسی بات ہے جو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجے یا کہیں، آپ ووٹ کرادیں اگر فرض کیا تو پھر یہ نہ ہوا تو ڈسکس کر لیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے جی

Is it the desire of the House that Question No.4882 may be referred to the concerned standing committee on Food. Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

<u>Voices</u> : Yes.

<u>Mr. Speaker :</u>- Those who are against it may say ‘No’.

<u>Voices</u> : No.

جناب سپیکر: (قہقہ)توکاؤنٹ کریں سیکرٹری صاحب وہ 'Nos' ہیں وہ کھڑے ہو جائیں اپنی سیٹوں پہ نہیں جو 'Yes' ہیں چلو پہلے 'Yes' کھڑے ہو جانے دیں 'Yes' جو چاہتے ہیں یہ موؤ ہو ٹو سٹینڈنگ کمیٹی کاؤنٹ کریں جی۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، جو کہتے ہیں کہ موؤ نہیں ہونا چاہیے 'No' والے کھڑے ہو جائیں۔

(The motion was defeated).

Mr. Speaker: 43-24 so defeated. Question No.4886 Mohtrima Naeema Kishwar Sahiba.

* 4886 _ محترمہ نعیمہ کشور: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف)حکومت نے پچھلے چھ سالوں میں کتنے بجلی کے منصوبے شروع کئے اور ہر ایک منصوبے کی موجودہ صورتحال کیا ہے ہر ایک منصوبے سے کتنی بجلی پیدا ہوتی ہے;

(ب)ہر ایک منصوبے کا اصل تخمینہ کیا تھا اور منصوبہ کتنی لاگت میں مکمل ہوا یا ہوگا؟ نیز ان میں کتنے منصوبے نامکمل ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان(وزیر توانائی و برقیات): (الف) حکومت نے پچھلے چھ سالوں میں جو منصوبے شروع کئے ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(ب)ہر ایک منصوبے کا تخمینہ اور منصوبے کی کل لاگت مندرجہ ذیل دی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام منصوبہ	بجلی کا حصول	اب تک اخراجات	موجودہ صورتحال۔
1	جبوڑی(مانسہرہ)	10.8MW	3798ملین	کام جاری ہے۔ منصوبہ تکمیل آخری مراحل میں ہے۔
2	کروڑہ(شانگلہ)	11.2 MW	4621ملین	کام جاری ہے۔ منصوبہ کے آخری مراحل میں ہے۔
3	کوٹو(دیر لوئر)	40.6MW	13999ملین	کام جاری ہے۔

4	لاوی(چترال)	2008869MWملین		کام جاری ہے۔
5	مٹلتان (سوات)	2072384MWملین		کام جاری ہے۔
6	منی مائیکرو(356)ہائیڈل پراجیکٹ (ملاکنڈاور ہزارہ)	552535MWملین		356میں 280منصوبے مکمل ہوچکے ہیں باقی پر کام جاری ہے
7	ریشون بحالی (چترال)	4.2 MW	806ملین	کام جاری ہے۔
8	منی مائیکروہائیڈل پراجیکٹ	53 MW	12087ملین	منصوبہ آخری مراحل میں ہے۔
9	Phase-II سولرائزیشن پراجیکٹ سول سیکرٹریٹ پشاور۔	500KW	190ملین	منصوبہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔
10	سولرائزیشن سی ایم سیکرٹریٹ	376 KW	109ملین	منصوبہ مکمل ہوچکا ہے۔

(ج)

محترمہ نعیمہ کشور: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، اگر آپ اس کوئسچن کو دیکھیں بڑا Important ہے یہ نہیں کہ میرا ہے۔

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور: منسٹر مبارک بادیں لے رہے ہیں (شور)

جناب سپیکر: پلیز آرڈر ان دی ہاوس، نماز کے وقفے کے دوران تمام وزیر مبارک دیں وصول کرلیں پلیز (تالیاں) نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور: سپیکر صاحب اگر آج آپ اس کو نسچن کو لے لیں اور آج اگر آپ اخبارات بھی لے لیں تو سب سے زیادہ کوریج بھی اس کو نسچن کو ملی ہے کہ اس کی تمام تفصیلات بھی آئی ہیں کہ سات سالوں میں ہم نے تو سنا تھا کہ بڑے اچھے پراجیکٹ آئے ہیں لیکن سات سالوں میں اس کے گیارہ سیکرٹریز تو تبدیل ہوئے ہیں لیکن میں نے جو کو نسچن پوچھا تھا اس میں میں نے بیسک پوائنٹ پوچھا تھا، میں نے پوچھا تھا کہ اس کا تخمینہ کتنا ہے؟ جس کا مجھے جواب نہیں ملا کہ اس کا بیسک تخمینہ کتنا آیا ہے؟ جتنے انرجی کے پراجیکٹ ہیں، پھر میں نے پوچھا تھا کہ یہ کب تک مکمل ہوں گے مجھے جواب نہیں دیا گیا کہ کب تک مکمل ہوں گے، ساروں کا جواب آیا ہے کہ "کام جاری ہے" پھر نیشنل گرڈ میں اس میں سے کتنی بجلی Provide ہو گی، کسی میں بھی اس کا جواب اتنا کلئیر نہیں ہے کہ کتنی بجلی، ایک صرف اس میں پروگرام مکمل ہوا ہے جو سولرائزیشن ہے سی ایم سیکرٹریٹ کا، اگر میں آپکو مثال دوں کہ ہم نے سابقہ گورنمنٹ میں نیشنل اسمبلی کو گرین پیک لے کر گئے تھے اور اس سے نیشنل گرڈ میں بھی ہم نے بجلی دی تھی تو میرے خیال میں ہم نے اپنے اس ایوان کو بھی اگر گرین پہ لے جائیں اس کی بھی سولرائزیشن کریں تو بہتر ہو گا، تو مجھے ان تین کو نسچن کا جواب کیوں نہیں دیا گیا، میرا یہی کو نسچن ہے کہ نہ تو مجھے کل لاگت بتائی گئی، نہ یہ بتایا گیا کہ کب تک یہ مکمل ہو گی، نہ یہ بتایا گیا کہ نیشنل گرڈ تک میں اس سے کتنی بجلی یہ لوگ Provide کریں گے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر فار انفارمیشن ریسپانڈ پلیز (شور) sobia bibi please dnt disturb the house this is last warning for۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): انہوں نے پوچھا تھا کہ حکومت نے پچھلے چھ سالوں میں کتنے بجلی کے منصوبے شروع کئے ہیں، تو ڈیٹیل آئی ہے دس منصوبوں کی، دس میں سے ایک مکمل ہو چکا ہے باقی کا بتایا گیا ہے کہ کام جاری ہے، تو یہ کہہ رہی ہیں کہ مجھے ڈیڈ لائن نہیں دی گئی ہے لیکن اس میں لکھا ہے کہ کام جاری ہے اور آگے جو تخمینہ جواب تک اخراجات اٹھے ہیں وہ اخراجات بھی تفصیل سے درج ہیں اور بھی بتایا گیا کہ جبوڑی مانسہرہ جو ہے وہ 10.8 میگاواٹ ہے اور کروڑہ شانگلہ 11.2 میگاواٹ ہے، اسی طرح جتنے بھی منصوبے بتائے گئے ہیں اس میں بجلی پیدا ہوتی ہے اس کی پوری تفصیل دی گئی ہے تو میں ریکویسٹ کروں گا اپنی بہن سے کہ اگر کوئی Specific چیز ہو بتادیں یہ کہہ رہی ہیں کہ مجھے ڈیڈ لائن نہیں بتایا گیا،

جب ایک کام جاری ہے تو اس پہ لکھا گیا ہے کہ منصوبے پہ کام جاری ہے، تو وہ جب مکمل ہو گا تو اس کے بعد آپ۔

جناب سپیکر: ویسے محترمہ نعیمہ کشور صاحبہ آپ کے کوئسچن کے مطاق تو آنسر سارے Completeہیں، دیکھیں ناں آپ نے پوچھا حکومت نے پچھلے چھ سالوں میں کتنے بجلی کے منصوبے شروع کئے ہر ایک منصوبے کی موجودہ صورتحال Presentاس کی جو ہے صورتحال اور ہر منصوبے سے کتنی بجلی پیدا ہوتی ہے، تو سارے انہوں نے نیچے دے دیئے ہیں، ہر ایک منصوبے کا اصل تخمینہ کیا تھا، وہ بھی دے دیا، اصل تخمینہ کیا تھا اور یہ منصوبہ کتنی لاگت میں مکمل ہوا، توچونکہ ابھی مکمل نہیں ہوا اس لئے وہ آپ بتا نہیں سکتے لیکن جو اصل قیمت تو وہ دے دی، اب تک کے اخراجات بلکہ انہوں نے دے دیئے، انہوں نے کہا کہ ابھی تک جبوڑی مانسہرہ ہے 10.8 میگاواٹ، تین سات سوا اٹھانوے ملین، کام جاری ہے، منصوبہ تکمیل کے آخری مراحل میں، اسی طرح سارے آنسر ہیں ابھی آپ بتائیں؟

محترمہ نعیمہ کشور: میرا پارٹ "بی" جو ہے بالکل کلیئر ہے کہ ہر ایک منصوبے کا اصل تخمینہ کیا ہے؟ مطلب پی سی ون ہر ایک منصوبے کا بنتا ہے تو انہوں نے ایک ٹارگٹ رکھا ہے وہ کیا ہے؟ مجھے نہیں بتایا گیا، پھر پی سی ون میں انہوں نے ایک ٹارگٹ رکھا ہو گا کہ یہ اس سال مکمل ہو گا بے شک اس سے آگے جائے ضروری نہیں ہے کہ اسی میں مکمل ہو لیکن انہوں نے ایک ٹارگٹ تو رکھا ہے لیکن انہوں نے مجھے نہیں بتایا کہ ان کا ٹارگٹ کیا ہے؟ 2020 میں مکمل ہو گا 2030 میں مکمل ہو گا، بس انہوں نے لکھا ہے جاری ہے کب تک جاری ہے، بس جاری ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر اطلاعات: سر میرے خیال سے تو دیکھیں کوئسچن آور ہوتا ہے بڑا شارٹ ٹائم ہوتا ہے، جس طرح انہوں نے کہا اسوقت صورتحال کیا ہے؟ تو اس وقت کی صورتحال کے مطابق جتنا اس کا ہے، ٹھیک ہے ان کو لاگت کی ضرورت ہے لاگت بھی ہم دیدیں گے، یہ کوئی چھپانے کی بات تو ہے ان سے ہم کیا چھپائیں گے، جو مکمل ہوا ہے سولرائزیشن کی مکمل لاگت بتادی گئی ہے باقی پہ کام جاری ہے، اگر آپ کو یہ چاہیے کہ لاگت تو میں بالکل ڈیپارٹمنٹ سے کہہ دیتا ہوں آپ کو لاگت بتادیں گے اس میں تو چھپانے کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ان کو لاگت بھجوادیں، ڈیپارٹمنٹ کو کہہ دیں ان کے ساتھ لاگت بھی شیئر کر لیں۔
وزیر اطلاعات: ٹھیک ہے لاگت ہم بتادیں گے آپ کو۔
جناب سپیکر: جی، جی
محترمہ نعیمہ کشور: سپیکر صاحب، میں نے پوچھا یہی تھا جس طرح میں مثال دونگی آپ اگر میرے خیال اگر کنسرنڈ منسٹر ہوتا تو اس کو زیادہ معلومات ہوتیں، دیکھیں اگر میں آپ کو مثال دوں وہ اپوزیشن بائی اپوزیشن، بی آر ٹی کا جو Initial وہ ہوتا تو وہ بی آر ٹی کا ایک Initial آپ نے رکھا تھا وہ کتنا بڑا؟ اور کتنی اس کی ٹائمنگ تھی یہی ان منصوبوں کے ساتھ بھی ہو رہا ہے Initial آپ نے کتنا رکھا تھا؟
جناب سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ ایک منٹ، میں تمام آنریبل ہاؤس کے سامنے ایک بات کرنا چاہتا ہوں، کوئسچن آور میں اتنا ڈیبیٹ نہیں ہوتا، آپ نے کوئسچن کیا منسٹر نے جواب دیدیا آپ نے سپلیمنٹری کیا اس کا جواب آگیا، یا تو آپ مطمئن ہو جائیں نہیں تو آپ کہیں کہ جی نہیں کمیٹی کو بھیجیں تو میں ووٹنگ کے لئے پٹ کر دوں اور "یس" یا "نو" ہو جائے تاکہ ہم آگے بڑھتے جائیں ابھی تک ہم چار سوالوں میں پھنسے ہوئے ہیں، اگر آپ بحث برائے بحث کریں گے تو میں آئندہ اجازت بھی نہیں دونگا اور میں نے کام کو آگے آرڈر آف دی ڈے کو Complete کرنا ہے آپ کا جو آنسر ان کے پاس تھا وہ انہوں نے آپ کو دیدیا You are if not satisfied تو پھر دوسری بات پہ آجائیں کہ جی اس کو Put it for the voting and send it to the concerned committee then I will put it for voting بس بات ختم، اس قسم پر بحث کی اجازت نہیں ہے، تو آپ ابھی Satisfy نہیں یا نہیں ہیں Satisfy ?
محترمہ نعیمہ کشور: ایک منٹ سر۔
جناب سپیکر: نہیں اور تقریر نہیں ہے، بس No speaker more
محترمہ نعیمہ کشور: جناب سپیکر میں بالکل بحث نہیں کرنا چاہتی۔
جناب سپیکر: نہیں No speak more دیکھیں بات سنیں اور بھی بڑے کام ہیں نیچے آپ ہی کے ایجنڈے پڑے ہیں، جو مائیک لیتا ہے وہ ہی نہیں چھوڑتا یہ کوئی طریقہ نہیں ہوتا پلیز، کوئسچن نمبر 4866 پر آپ Satisfy ہیں یا نہیں؟
محترمہ نعیمہ کشور: میں صحیح جواب نہیں دیا گیا، ابھی آپ جو فیصلہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کہتی ہیں کمیٹی کو ریفر کریں، جی منسٹر صاحب شارٹ شارٹ کریں، وہ کہتی ہیں کمیٹی کو بھیجیں۔

وزیر اطلاعات: دیکھیں اس میں لاگت بھی دی گئی ہے اگر مکمل لاگت چاہیے تو آپ کو فراہم کر دی جائے گی میں تو انکار نہیں کر رہا ہوں تو پھر کمیٹی میں کس لئے جائے، کوئی چھپی ہوئی چیز تو ہے نہیں کہ اس کو ہم کوئی Dig out کریں گے، ہم آپ کو لاگت فراہم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: کہتے ہیں ہم آپ کو اس کی لاگت Provide کر دیں گے، اصل لاگت آپ کہہ رہی ہیں ناں کتنی ہے تو وہ کہتے ہیں وہ ہم آپ کو Provide کر دیں گے، ٹھیک ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور: میری تو ریکویسٹ ہو گی کہ کمیٹی کو بھیج دیں کیوں اتنا لیٹ ہو گیا کوئسچن تو اس میں بہت ہیں لیکن آپ کی مرضی جو آپ چاہتے ہیں وہ کر لیں۔

وزیر اطلاعات: بھئی چیز ایسی ہو جس میں کوئی چھپی ہوئی چیز ہو تو وہ نکال لیں آپ اس میں اعتراض کر رہی ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور: ہے چھپی ہوئی چیز ہے یہ تو جب لاگت پتہ چلے گا پھر آپ کو بتاؤں گی۔

وزیر اطلاعات: ایک لاگت کی بات ہے لاگت آپ کو دیدی جائے گی، میں تو کمیٹی میں جانے کے حق میں نہیں ہوں، ضرورت ہی نہیں ہے، آپ کو لاگت چاہیے ہم دیدیں گے۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the Question No.4866 may be referred to the concerned committee. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was defeated).

Mr. Speaker: So defeated.

ترکئی صاحب ہیں ان کا کوئسچن ہے، شاید نہیں ہیں، صوبیہ شاہد صاحبہ کوئسچن نمبر 4319

* 4886 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گذشتہ دور حکومت میں ہری پور میں یونیورسٹی قائم کی گئی تھی جس میں مختلف کیٹگریز کی آسامیوں پر تعیناتیاں بھی عمل میں لائی گئیں تھیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتیوں میں دوسرے اضلاع کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا تھا جس کی وجہ سے ضلع ہری پور کے لوگوں کے ساتھ ناانصافی کی گئی؛

(ج)اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گذشتہ حکومت میں مذکورہ یونیورسٹی میں تمام بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کمال احمد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): ہاں یہ درست ہے کہ گذشتہ دور حکومت میں 2012 میں ہری پور یونیورسٹی قائم کی گئی تھی جس میں مختلف کیٹیگریز کی آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی تھیں۔

(ب)ہری پور یونیورسٹی، ہزارہ یونیورسٹی کا سابقہ کیمپس تھا جس کو جولائی 2012 میں الگ یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا، کیمپس کے زمانے میں اس یونیورسٹی میں ہزارہ یونیورسٹی کے بھرتی شدہ افراد کام کرتے تھے جن کو یونیورسٹی آف ہری پور میں بحال رکھا گیا تھا، اس کے علاوہ ضلع ہری پور اور دوسرے اضلاع کے رہائشیوں کو بھی نئی بھرتیاں کرکے ہری پور یونیورسٹی میں تعینات کئے گئے ہیں۔

(ج) تمام بھرتی شدہ افراد کی لسٹ لف ہے (لسٹ لائبریری ہذا میں ملاحظہ کریں)

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب شکریہ، لیکن جب ہم کوسچن لیکر آتے ہیں آپ کہہ رہے ہیں آپ لوگ ٹائم زیادہ لے رہے ہیں، ٹائم اس لئے زیادہ لئے جاتے ہیں کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ صحیح طریقے سے جواب نہیں دے پاتے، وہ جواب نہیں دیتے اس لئے ہماری Argument ہوتی ہے اور آپ لوگ جو کرپشن اور جو مسئلے مسائل ہوتے ہیں آپ اس کے اوپر جو ہے اپنی۔۔۔(قطع کلامی)

Mr. Speaker : Answer is taken as read. Supplementary please. Answer is taken as read. Supplementary please.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، آپ اپنی میجارٹی کا، اپنی میجارٹی کا طاقت استعمال کرکے اس سوال کا، اس عوام کا اس کا جو ہے اس پہ آپ پردہ ڈال دیتے ہیں، جناب سپیکر صاحب۔۔۔(قطع کلامی)۔۔

جناب سپیکر: آپ نے اسمبلی کے رولز اف بزنس پڑھیں ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، اب نہیں ہے کہ آپ اس کرسی پر بیٹھے ہیں تو اب سوالوں ۔۔۔(قطع کلامی)۔۔

جناب سپیکر: میں کہتا ہوں آپ ٹو دی پوائنٹ چلیں۔

محترمہ صوبیہ شاہد: آپ اس کوسچن کے مسئلے مسائل حل کرنے کی ذمہ دار ہیں جناب سپیکر، آپ کو محکمے سے پوچھنا چاہیے آپ نے کونسے محکمے سے پوچھا ہے؟۔

جناب سپیکر: تو پوچھتے ہیں ناں آپ دیکھیں سپلیمنٹری تو پٹ کریں ناں، سپلیمنٹری ڈالیں کوئسچن جواب لیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میں نہیں کرتی سوال۔

(اس مرحلے پر محترمہ ثوبیہ شاہد ایم پی اے نے ایوان سے واک آوٹ کیا)

جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ خان صاحب کوئسچن نمبر 4396۔

* 4396 _ جناب عنایت اللہ خان صاحب: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2012-13 میں صوبہ خیبر پختونخوا کا National Evaluation Report کیا تھا اور 2017-18 کا NER کیا ہے;

(ب) 2016-17 اور 2018-19 کے اعداد و شمار فراہم کی جائے نیز اس ڈیٹا کا ذریعہ (Source) کیا ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) 202-13 کا این ای آر 69 فی صد تھا اور 2018-19 کا این ای آر 69 فیصد ہے تفصیل لف ہے (تفصیل لائبریری ہذا میں ملاحظہ کریں)

(ب) 2016-17 اور 2018-19 کے اعداد و شمار کے تفصیل لف ہیں، اس کا ڈیٹا ذریعہ IMU ہے

(تفصیل لائبریری ہذا میں ملاحظہ کریں)

جناب عنایت اللہ خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے Net enrollment کے حوالے سوال پوچھا تھا کہ 2012-13 میں Net enrollment کیا تھا اور 2017-18 میں کیا ہے؟ اور پھر میں نے یہ پوچھا تھا کہ 2016-17, 2018-1`9 کے بھی اعداد و شمار فراہم کئے جائیں اور اس کا سورس بھی بتادیا جائے جناب سپیکر صاحب، یہ جو پہلا کالم ہے اس میں جو جواب دیا گیا ہے، اس میں Net enrollment 2012-13 کا 60 Percent ہے اور 2017-18 کا Net enrollment 60 Percent ہے جناب سپیکر صاحب، اکنامک سروے آف پاکستان کے مطابق جو خیبر پختونخوا کا لیٹریسی ریٹ ہے وہ بھی بلوچستان سے کم ہے، عموماً ہماری رینکنگ اس طرح سے ہوتی ہے کہ پنجاب ایک نمبر پہ ہوتا ہے سندھ دوسری نمبر پہ کے پی تیسرے نمبر پہ بلوچستان چوتھے نمبر پہ ہوتا ہے، لیکن لیٹریسی میں بھی ہم بلوچستان سے پیچھے ہیں، میرا سوال ان سے یہ ہے کہ یہ جو آپ کی Net

enrollment گر رہی ہے مثلاً 2012-13 کے اندر 69 Percent تھی اور 2017-18 کے اندر 68 پہ آپ کی Net enrollment آچکی ہے اور آپ کی لیٹریسی ریٹ بھی گر گئی ہے۔

(عصر کی آذان)

جناب سپیکر صاحب، ہمیں پرفارمنس کو ایجوکیشن کے اندر بہتری کو دو پیمانوں سے ہم ناپ سکتے ہیں، ایک Net enrollment ہے اور ایک لیٹریسی ریٹ میں اضافہ ہے اور یہ جو کوالٹی ہے، کوالٹی Subjective ہے وہ Objectively چیز کو نہیں ناپا جاسکتا میں ان سے صرف یہ پوچھتا ہوں، کہ اگر آپ لیٹریسی ریٹ میں بلوچستان سے پیچھے ہیں اور آپ خود اپنے فگرز کے مطابق 2012-13 سے آپ کا این ای آر 2017-18 میں گر گیا ہے تو مجھے آپ یہ بتائے کہ جو آپ نے اتنے پیسے ایجوکیشن پر خرچ کئے ہیں اور آپ سمجھتے ہیں کہ ایجوکیشن کے اندر Improvement آئی ہے تو آپ کیسے ثابت کرتے ہیں کہ کوئی Improvement آئی ہے اس کا مجھے جواب جناب منسٹر صاحب دے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات)</u>: جناب سپیکر، یہ جو این ای آر ہے جو نیٹ انرولمنٹ ریشو ہے، یہ سیریل وائز دیا گیا ہے ہر سال کا 2012-13 سے شروع ہوا ہے کہ 2012-13 میں کیا تھا اور پھر اس کے بعد 2017-18 پھر 2018-19، اور یہ جو ہے آئی ایم یو جو ہے اس کے Source جو ہے وہ آئی ایم یو ہے تو یہ پورا ڈیٹا دیا گیا ہے اگر یہ کہتا ہے تو میں پڑھ کر بھی سناؤں لیکن کافی ہے اگر انہوں نے پڑھا ہے اس میں اگر اس کو کوئی کنسپن نظر آتا ہے تو مجھے بتادیں میں اس کا جواب دے دوں، کیونکہ کافی لمبا چوڑا انہوں نے پورا ڈیٹیل دیا ہے فگرز وائز دیا ہے، میل فیمیل سارا، پرائمری اور Over all جو بھی یہ پوچھنا چاہتے ہیں میں اس کا جواب دے دوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی عنایت صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: یہ فریم کر دیا کہ دیکھیئے کہ آپ کا این ای آر Static ہے 2017-18 میں کم ہوا ہے اگے بھی Static ہے 69 percent پر کھڑا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ اتنے بچے سکولوں کے اندر داخل ہو گئے ہیں اتنے پرائیویٹ سکولوں سے آگئے ہیں اور آپ کا لیٹریسی ریٹ بھی بلوچستان سے کم ہے تو مجھے یہ بتائے کہ وہ Improvement کدھر ہے جس کا آپ کلیم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر اطلاعات: یہ آپ اگر دیکھیں 2018-19 میں جو پرسنٹیج دیا گیا ہے 64 پرسنٹ ہے گورنمنٹ اس میں اور اس کے اگر آپ 2012-13 دیکھے 52 percent (مداخلت) نہیں نہیں آپ دیکھیں یا تو پھر اس پر چلے ہاؤس، یہاں جو میرے پاس ہے 2012-13 گورنمنٹ 52 پرسنٹ، یہاں پر ابھی 64 پرسنٹ، تو میرے خیال اگر آپ اس کو کہے کہ یہ بڑھا نہیں ہے تو یہ زیادتی ہوگی، جو آپ کے Recourse ہے جو آپ کے اور اس میں چونکہ ابھی ضم شدہ اضلاع بھی شامل ہے پورا اس کو دیکھنا پڑتا ہے، اکیلا صرف یہ نہیں کہ میں آپ کو یہاں کا ڈیٹا دے دوں، اب یہ مشترکہ ہو گیا ہے، اس کے باوجود 64 پرسنٹ ہے۔

جناب عنایت اللہ: یہ جو مسئلہ ہے مجھے دوبارہ اس کا جواب دے دیں، سوال، سال 2012-13 میں صوبہ خیبر پختونخوا کا نیٹ انرولمنٹ ریشو کیا تھا اور سال 2017-18 کے این ای آر کیا ہے جواب، 2012-13 کا این ای ار 69 پرسنٹ تھا اور 2017-18 کا این ای آر پرسنٹ ہے اگے یہ خود کہہ رہے ہیں کہ 64 پرسنٹ ہے تو 2012 میں آپ کا 69 پرسنٹ ہے اور 2018-19 میں خود ہی کہہ رہے کہ 64 پر پہنچ چکا ہے دیکھیئے یہ بڑی گراوٹ ہے، چیزیں آج بری ڈائریکشن میں جا رہی ہے ہمارا کام تو یہی ہے کہ ہم آپ کو Accountable ٹھرائے اور اس کے نتیجے میں گورننس امپروہو، ہمارا یہ کام ہے کہ ہم آپ کو کمزوریوں کی نشاندہی کریں آپ نے سب سے زیادہ زور انرولمنٹ پر دیا تھا اس کے لیے Campaigns چلائے تھے اس کا کیا نتیجہ نکلا، کیا اس میں Lacuna تھے کیا اس میں Gapes تھے کہ آپ کا شرح امپرو نہیں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، ذرا ضیاء اللہ بنگش صاحب کو موقعہ دے دیتے ہیں شوکت صاحب کا مائیک کھولے۔

وزیر اطلاعات: جو نئے اضلاع ضم ہوئے ہیں وہ وہاں پر جنگ کی صورتحال تھی، مشکلات تھی اب وہ ایکدم ضم ہو گیا اب اس کا نیٹ نکلتا ہے ناں، تو نیٹ جو ہے وہ 64 پرسنٹ ہے، اگر آپ صرف کے پی کا ہٹا کر دیکھیں، جو اس سے پہلے کا ہے کے پی کا، وہ تو کافی زیادہ ہے، لیکن اب آہستہ آہستہ ان میں Increase ہوگا باقی یہ۔

جناب سپیکر: جی ضیاء اللہ بنگش صاحب، ذرا ضیاء اللہ بنگش صاحب کو سن لیں۔

جناب ضیاءاللہ بنگش(وزیر تعلیم): دیکھیں جناب سپیکر، اگر 2012-13 سے آپ دیکھیں اور2018-19 کا اگر آپ دیکھیں تو یہ جو قبائلی اضلاع کے جو بچے ہیں جو ریشو ہے وہ کل ملا کر، کیونکہ Over all ratio نکلتی ہے، تو وہ ریشو صرف جو کم ہوئی ہے وہ قبائلی اضلاع کے جو بچے ہیں وہ ہمارے ساتھ شامل ہوئے ہیں، اس کے لیے Campaign ہم کر رہے ہیں اس دفعہ ہماری جو ہماری انرولمنٹ کمپئین چلی ہے اس میں اضافہ ہوا ہے اور اس کے لیے بھی اسی کے مطابق ہم نے جو آئی ایم یو کا ڈیٹا ہمارے پاس آیا اس ڈیٹا بیس پر ہم نے فیوچر فنڈنگ کی، قبائلی اضلاع کے لیے ہم نے اسی تناسب سے فنڈنگ کی، اب ہمارے سامنے اٹھارہ لاکھ کا ٹارگٹ ہے، اب اٹھارہ لاکھ کا ٹارگٹ اس کو اسی تناسب سے حکومت نے Initiative لی ہے تو اس ریشو کو ہم نے مزید انشاءاللہ، یہ بڑھے گی یہ کم نہیں ہونگی انشاءاللہ۔

جناب سپیکر: اوکے، جی عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: یہ Explanation درست نہیں ہے، یہ فگرز Cumulative figures نہیں ہے، یہ خیبر پختونخوا کا فگر ہے، یہ میرا خیال ہے کہ اس ہاوس کو Mislead کر رہے ہیں، میں سچی یہ ہے کہ Constructive ذہن سے بات کہہ رہا ہوں، کہ اگر آپ کا این ای آر نہیں بڑھ رہا ہے آپ کی لیٹریسی ریٹ نہیں بڑھ رہی ہے تو آپ کو Seriously سوچنا چاہیے کہ ایجوکیشن کے اندر آپ اتنے پیسے ڈال رہے ہیں وہ کدہر جا رہے ہیں، ایمپرومنٹ کیسے لائینگے، ہم آپ کو Constructively ان چیزوں کو، دیکھیں اس کا طریقہ یہ ہے جناب سپیکر صاحب، اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو Verify کیا جائے، آپ اس کو کسچین کو pending کریں، یہ دونوں میرے ساتھ بیٹھے اور اس فگرز کو Verify کرینگے، لیکن یہ وعدہ یہ کرینگے، کہ ان کی بات غلط تھی تو یہ معذرت چاہینگے اور اگر میری بات غلط تھی تو میں معذرت چاہونگا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر اطلاعات: 2016-17 دیکھ رہے ہیں وہ 66 پرسنٹ ہے، ابھی جو 2018-19 میں آئی ہے وہ 64 ہے تو میں نے عرض کیا کہ یہ اس لیے ہے کہ ہمارے ساتھ ضم شدہ اضلاع شامل ہوئے ہیں تو اس میں آپ یہ نہ کہے کہ Over all کم ہوگیا ہے over all کم نہیں ہوا لیکن آپ کے پاس چونکہ آپ کی جو صورتحال وہاں تھی وہ تو سب کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر: لیکن یہ کہتے ہیں، کہ اس میں یہ Cumulative data نہیں ہے یہ اضلاع شامل نہیں ہے آپ یہ کہہ رہے ہیں، آپ یہ کہہ رہے ہیں؟

وزیر اطلاعات: نہیں یہ کہہ رہے ہیں کہ کم ہوا ہے تو 66 پرسنٹ تو 2016-17 میں تھا وہ تو الگ تھا جناب سپیکر، وہ اضلاع کے پی سے الگ تھے ناں، اب چونکہ۔

جناب عنایت اللہ: 2018 میں فاٹا ضم نہیں ہوا تھا، دیکھیں یہ Mislead نہ کریں 2017-18 میں فاٹا ضم نہیں ہوا تھا، آپ پہلے کالم والا دیکھیں۔

جناب سپیکر: چلیں انہوں نے جواب تو دے دیا جو ان کے پاس تھا۔

جناب عنایت اللہ: 2012-13 میں 69 پرسنٹ ہے، 2017-18 میں 68 پرسنٹ ہے، ایک پرسنٹ آپ این ای آر میں کم ہو گئے ہیں، میں، اللہ کے بندوں میں آپ کو Embarrass نہیں کر رہا ہوں میں چاہتا ہوں ان چیزوں پر بیٹھ کر Constructive debate کریں، کہ خامیاں کدھر ہے مسئلہ کدھر ہے، تاکہ ایمپرومنٹ آ جائے میں Positively آپ کو بات کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ایسا کرتے ہیں، اس کوئسچن کو میں Pending کرتا ہوں، آپ آپس میں بیٹھ جائیں جو تحفظات ہیں بتائیں، جو Actual صورت ہے وہ سامنے آ جائیگی، اس کو فی الحال pending کر دیتے ہیں، اسمیں کوئی حرج نہیں ہے، جناب عنایت اللہ صاحب کوئسچن نمبر 4354۔

* 4354 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ توانائی صوبے کی معیشت کے لیے انتہائی اہم محکمہ ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمہ کے سیکرٹریز گزشتہ 8 سالوں میں بہت تبدیل ہوئے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ 6 سالوں کے دوران تعینات کئے گئے سیکرٹریوں کی تعداد بمعہ دورانیہ نیز اتنی تیزی کے ساتھ اس تبدیلی نے محکمے کی کارکردگی کو کتنا متاثر کیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

کامران بنگش (وزیر توانائی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) گزشتہ 6 سالوں کے دوران تعینات کئے گئے سیکرٹریوں کی تعداد بمعہ دورانیہ مندرجہ ذیل ہے، تاہم سیکرٹریوں کے تبادلہ سے محکمہ کے امور پر کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہوا ہے۔ (تفصیل لائبریری ملاحظہ ہو)

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، اس میں میں نے سوال پوچھا ہے کہ انرجی ڈیپارٹمنٹ کی گزشتہ چھ سال میں کتنے سیکرٹریز تبدیل ہوئے ہیں، اور ان سیکرٹریز کی تبدیلی کے نتیجے میں گورننس پر اور محکمے کے پرفارمنس پر اثر تو نہیں پڑا ہے، جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ گیارہ سیکرٹریز چھ سال کے اندر تبدیل کردیئے گئے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ محکمے کا کام Smoothly چل رہا ہے اور کوئی فرق اس پر نہیں پڑا ہے جناب سپیکر صاحب، یہ تو تحریک انصاف حکومت کی منشور کا حصہ تھا کہ وہ اداروں کے اندر عدم مداخلت کرینگے اور سیکرٹریز کے Tenure کو Ensure کرائینگے اور سرکاری افسران کو بار بار تبدیل نہیں کرینگے تاکہ محکموں کی پرفارمنس بڑھے گڈ گورننس ہو اور ڈیلوری ہو، میں ان سے نہیں ایگری کرتا، کہ پرفارمنس جو ہے اس سے خراب نہیں ہوئی ہے یہ مجھے ثابت کردے کہ پرفارمنس کیسے نہیں خراب ہوئی ہے، آپ نے اس دوران انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ نے اس افراتفری کے اندر کیا ڈیلور کیا ہے، اس وقت۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب

جناب عنایت اللہ: اس وقت آپ نے کتنے جناب سپیکر، تین آئی جی پیز یہاں سترہ مہینوں میں تبدیل کئے گئے ہیں، میں یہ اس وجہ سے ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ آپ کی اپنی پالیسی کی خلاف ورزی ہے، آپ کی اپنی پالیسی یہ تھی کہ آپ افسران کو Tenure کی سیکورٹی دینگے، اگر آپ آئی جی پیز کو سترہ مہینوں کے تین آئی جی پیز کو تبدیل کرتے ہیں چھ سالوں کے اندر، آپ گیارہ انتظامی سیکرٹریوں کو تبدیل کرتے ہیں تو یہ جو گڈ گورننس کا آپ کا موٹو ہے Manifesto ہے جس پر ہم آپ کو سپورٹ کرتے ہیں، وہ کدھر گیا پھر؟

جناب سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران بنگش: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ تھینک یو مسٹر سپیکر، عنایت اللہ خان صاحب Important کوسچن پوچھا ہے But ہاؤس کو میں یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ سیکرٹریز صاحبان جو ہیں وہ پراونشل گورنمنٹ کے ایجنڈے کو، جو کیبنٹ، سی ایم صاحب، اور جو لیڈرشپ Decide کرتی ہے وہ اس کو فالو کرتے ہیں ہمارے اگر کوئی سیکرٹری صاحبان ایک ڈیپارٹمنٹ سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ ٹرانسفر

ہو جاتے ہیں وہ اپنے رولز، قواعد، قانون کے مطابق کام کرتے ہیں اور وہ ان کی ڈیوٹی یہی ہے، یہ ان کو بخوبی پتہ ہے اور یہ کیبینٹ کا حصہ رہے ہیں پچھلی گورنمنٹ میں، ان کے سامنے بھی کافی بدلے ہیں، ان کے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں بھی بدلے ہونگے، یقیناً بدلے ہونگے، اور یہ ایک پورا پراسس چلتا رہتا ہے، اگر میرے ڈیپارٹمنٹ کی ایک ذمہ داری ہے اور میں چاہتا ہوں، کہ میرے ساتھ کوئی اور Align ہو جائے یا میں اپنے ایجنڈے کو کسی اور سیکرٹری کے تھرو اچھے طریقے چلا سکتا ہوں So its prerogative of the Minister ہم At the end of the day جیسے پچھلا ایک کوسچن ہوا ہے کہ جو گیارہ یا بارہ پراجیکٹس انرجی اینڈ پاور نے کئے ہیں وہ بڑا Smoothly چل رہے ہیں وہ اپنے ڈیڈلائنز کو میٹ کررہے اور یہی اور یہی ہمارا Over all objective ہوتا ہے، So I hope کہ ان کے سوال کا جواب ہم دے چکے ہیں، But یہ جو Administratively ہم چیزوں کو دیکھ رہے ہوتے ہیں یہ پراونشل گونمنٹ کا Prerogative ہے اس میں کوئی بھی اس چیز کو کوسچن نہیں کر سکتا، آئی جی پیز یا جو سیکرٹریز ہیں یا چیف سیکرٹریز ہیں وہ بدلتے رہتے ہیں وہ ہر گورنمنٹ میں بدلتے رہتے ہیں But in the end of the day آپ نے اس چیز کو Ensure کرنا ہے کہ جو آپ کا پرائم ایجنڈا ہے جو پراونشل گورنمنٹ نے Last time بھی اور اس ٹائم بھی ہماری Good governess strategy ہے ہم اس کو فالو کررہے ہیں اور انٹی کرپشن ایجنڈا کو Pursue کرنا ہے وہ بھی ہم کررہے ہیں ہم Quickly expeditedly کام کو کروانا ہے اور وہ ہو رہا ہے الحمداللہ۔ تھینک یو جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Shall I put for the voting

ختم کریں دس منٹ رہ گئے اور کوسچن رہتے ہیں، آپ ہی، جی۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر صاحب، یہ گڈ گورننس کا ایجنڈا نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ بات تو آپ کر چکے ہیں عنایت اللہ صاحب، آپ درانی صاحب کو موقع دے دیں آپ نے اپنا نکتہ نظر تفصیل سے بیان کر دیا اب Repetition کا کوئی فائدہ نہیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں Repetition نہیں کررہا۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں تو چاہتا ہوں کہ آپ Maximum لوگوں کو ٹائم مل سکے بس میرا اور کیا ہے، آپ کہتے ہیں کہ کمیٹی کے حوالے کریں جی درانی صاحب، اکرم خان درانی صاحب آنریبل اپوزیشن لیڈر۔

جناب اکرم خان درانی (لیڈر آف دی اپوزیشن): جناب سپیکر صاحب، ہمارے منسٹر صاحب نے جس طرح بات کی، بالکل یہ ان کا اختیار ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن اپوزیشن کا جو کام ہوتا ہے وہ ان چیزوں کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اگر گورنمنٹ سے کہیں پر بھی اس میں کوئی کوتاہی ہے تو اس کو درست کرلیں، ابھی یہ ہے کہ گیارہ سیکرٹریز چھ سال، یہ ڈیوٹی کتنی رہی، پانچ مہینے چھ مہینے، ابھی جب ایک سیکرٹری بھی ڈیپارٹمنٹ میں جاتا ہے وہاں پر تین مہینے تک وہ تھوڑا سا اس کے بارے میں سیکھتا بھی ہے پوچھتا بھی ہے اور پھر اس کے مطابق وہ اپنا کام بھی چلاتا ہے ابھی تین مہینے میں تو اس کو صرف معلومات پہنچتے ہیں کہ میرے یہاں پر جو نیچے لوگ ہیں، بریفنگ دیتے ہیں اور کونسی جگہوں پر، یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو عنایت اللہ خان کہہ رہا ہے یہ درست بات کہہ رہا ہے، گورنمنٹ آفیسر صرف گورنمنٹ کے نہیں ہوتے یہ صوبے کے ہوتے ہیں، اس کا اگر چیف سیکرٹری بھی ہوتا ہے یہ صوبے کا نمائندہ ہوتا ہے جو اپوزیشن کے لوگوں کا بھی ہوتا ہے اور آئی جی بھی اسی طرح ہوتا ہے اور اس پر حکومت کو متوجہ کرنا کہ ان لوگوں کو اس طرح، اس کا ہٹانا، لانا اس طرح تو وہاں پر جو عام روٹین کے لوگ ہیں وہ بھی نہیں ہیں چونکہ یہ اہم لوگ ہیں اور میرے خیال میں یہ آپ اس کے علاوہ، آپ انشاء اللہ ہم پوچھ لینگے کہ اس صوبے میں کتنے ڈپٹی کمشنرز ہیں اور انہوں نے کتنا کتنا عرصہ گزارا ہے اور ایسی اہم پوسٹیں ہیں جو کہ وہ بھی آج ہم دیکھتے ہیں جب فون کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں اس جگہ پر نہیں ہوں، ہمارے بڑے محترم ہیں وزراء صاحبان لیکن وہ یہ دعویٰ نہ کریں کہ ہم اگر صوبے میں غلطی بھی کرینگے اپوزیشن اس پر بات نہیں کریگی، ہم بات بھی کرینگے آپ کو متوجہ بھی کرینگے اور آپ نے اپوزیشن کی بات کو اس انداز میں جواب دینا ہے، اختیار آپ کا ضرور ہے، لیکن اس اختیار کا استعمال جو ہے وہ آپ ایک خوبصورت طریقے سے کرینگے، باقی جو ہے اس میں ایک مزید میں عنایت اللہ خان سے سوال کرتا ہوں، کہ آپ کارکردگی کے بارے میں ابھی دوبارہ پوچھے، کہ اس میں اچھی ہوئی ہے، اس نے کتنی بہتری لائی ہے اور یہ جو اس قسم کے جوابات ہیں، دوسرا جی سپیکر صاحب، اس وقت ثوبیہ ابھی ہماری خواتین ساری باہر ہیں، یہاں پر کوئی بھی گورنمنٹ کا وزیر ابھی تک، کوئی بھی اس نے پوچھا بھی نہیں ہے کہ اپوزیشن کی جو خواتین ہیں وہ ناراض ہو کر نکلی ہیں، یہ تو آپ کی ڈیوٹی ہے کہ آپ اس پر نظر رکھیں اور ان کو متوجہ کر کے آپ اس کو لے آئیں، ابھی اگر ہم بھی جاتے ہیں اس کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو پھر آپ کہتے ہیں کہ ادھر اسمبلی کا اجلاس ہے اپوزیشن ادھر ہے پلیز آپ ذرا نیچے بھی اس

کارروائی کو بھی دیکھیں اور ثوبیہ کی جو بات تھی، لودھی صاحب میرے بھائی ہے، اگر اس کی یہ بات ہے کہ اس کو معلوم ہے کہ وہاں پر غلطی ہے تو لودھی صاحب کو چاہیے کہ اس کو کہہ دیں کہ آپ یہاں میرے دفتر میں آئیں، آپ اپنا ریکارڈ میرے پاس لائیں اور اس کو مطمئن کرنا یہ منسٹر کا کام ہوتا ہے تو ایک تو آپ تھوڑا سا اس کو بھی دیکھیں کہ وہ خواتین پھر ابھی ہم بھی نکلیں گے تو آپ کے سوالات بھی رہ جائیں گے کارروائی بھی نہیں ہو گی، اور دوسرا وزراء سے میری گزارش ہے کہ وہ تھوڑا سا تحمل کے ساتھ اپوزیشن کا جواب دے دیں اور پھر اس میں ہم یہ پوچھ لیں گے کہ یہ گیارہ جو سیکریٹری گئے ہیں اس میں بہتری آئی ہے تو اچھی بات ہے اگر بہتری نہیں آئی تو میرے خیال میں غلطی ہے جی۔۔۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب۔

جناب قلندر خان لودھی: میں یہ سوچ رہا تھا کہ کوئسچن آور ختم ہو گا تو میں آپ کے سامنے یہ بات رکھوں گا کہ ثوبیہ صاحبہ میرے آفس نہیں میں ان کے ساتھ سیکریٹری بٹھاؤں گا میں ان کے ساتھ ڈائریکٹر بٹھاؤں گا میں ان کے ساتھ پورا محکمہ بٹھاؤں گا یہ جو بھی کہتے ہیں میں ان کے ساتھ خود بھی بیٹھنے کے لیے تیار ہوں اور جو بھی یہ بات ہے میں ان کا مشکور ہونگا اگر انہوں نے کچھ بات بتائی تو میں اس میں اور ان کا شکریہ ادا کروں گا، میں یہ کہنے والا تھا لیکن چونکہ ابھی کوئسچن آور ختم نہیں ہوا میرے محترم درانی صاحب نے بات کر لی ہے تو میں یہی کہتا ہوں کہ یہ بالکل صوبیہ صاحبہ کوئی ٹائیم رکھیں میں اس کے ساتھ سیکریٹری بھی بٹھاؤں گا اور ڈائریکٹر کو بھی بٹھادوں گا اور میں خود بھی بیٹھ جاؤں گا، اور بالکل آپ لوگ تسلی کریں اور جو کوئی بات نکلے گی تو آپ کے سامنے انشاء اللہ سامنے رکھوں گا۔

جناب سپیکر: کامران بنگش صاحب آپ اور ملیحہ اسد صاحبہ جائیں اور خواتین کو راضی کر کے لائیں۔ جی۔

جناب کامران بنگش (وزیر بلدیات): میں نے جواب دینا ہے ایک سوال کا۔

جناب سپیکر: Answer کر لیں چلیں Answer تو ہو گیا نا ابھی آپ بتائیں کہ کیا۔

جناب کامران بنگش (وزیر بلدیات): Sir, I would like to add a few points, Sir یہ بہت important ہے۔

جناب سپیکر: ہاں کمیٹی میں ریفر کریں۔

جناب کامران بنگش (وزیر بلدیات): سر یہ بہت Important ہے Its quite important اس لیے میں، سب سے پہلے تو درانی صاحب نے جو بات کی ہم خدانخواستہ یہ جسارت نہیں کر سکتے کہ ہم آپ کو کوئسچن کریں کہ آپ یہ کوئسچن کر سکتے یہ آپ کا Prerogative ہے ہم آج یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں اس لیے کہ ہم آپ کو مطمئن کر سکیں، دوسری جو Important بات ہے جو Performance کی ہے کیبینٹ میں بھی اور مختلف جگہوں پہ اس پہ بات ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب آپ بھی جائیں ان کے ساتھ جوکیونکہ وہ آپ کے کوئسچن پہ وہ زیادہ ناراض ہوئی تھیں۔

وزیر بلدیات: اس پہ بات ہوئی ہے آپ Performance پہ اگر کوئسچن کرنا چاہتے ہیں We welcome you اور ہم اس کو بھی Answer کریں گے انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو! چلیں اب آپ کہتے ہیں کمیٹی میں ریفر کریں۔

So, question number, is this the desire of the House question No. 4354 may be referred to the concerned committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

(Voices: Yes)

Mr. Speaker: Those who are against it may say ‘No’.

Voices: No)

جناب سپیکر: یس کھڑے ہو جائیں اپنی سیٹوں پہ یس کھڑے ہو جائیں کاؤنٹ کر لیتے ہیں۔

(سیکریٹری صاحب نے کاؤنٹنگ کی)

جناب سپیکر: ٹائیم بچائیں تاکہ اور لوگوں کے بھی سوال آجائیں، کاؤنٹ کریں جی، ہاں جی نو والے کھڑے ہو جائیں، آپ تشریف رکھیں آپ تشریف رکھیں یہ میری Left side اپوزیشن پلیز آپ تشریف رکھیں یہ سارے کاؤنٹ ہونگے۔

(سیکریٹری صاحب نے کاؤنٹنگ کی)

Mr. Speaker: 17 left side, 27 right side. Defeated. Question No. 4495, Janab Sahibzada Sanaullah Sahab.

* 4495 _ جناب صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پرائمری اور مڈل سکولوں میں معلم دینیات کی پوسٹیں موجود ہیں؛

(ب)اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو معلم دینیات کی پوسٹوں کی تفصیل بمعہ سکول نام ضلع وائز بتائی جائیں نیز کیا مڈل سکولوں میں معلم دینیات کی پوسٹوں کو ریٹائرڈ ہونے پر ختم کیا جارہا ہے وجوہات بتائی جائیں؟

جناب ضیاء اللہ بنگش(وزیر تعلیم): (الف)جی ہاں جزوی طور پر درست ہے۔
(ب)مڈل سکولوں میں معلم دینیات کی پوسٹوں کو ریٹائرڈ ہونے پر ختم نہیں کیا جاتا بلکہ مشتہر کیا جاتا ہے پوسٹوں کی تفصیل بمعہ سکول کا نام ضلع وائز ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب صاحبزادہ ثناء اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں تو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو سوال پوچھا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ پرائمری اور مڈل سکولوں میں معلم دینیات کی پوسٹیں موجود ہیں، جواب میں آیا ہے جی ہاں جزوی طور پر درست ہے، جزوی طور پر درست ہے، جناب سپیکر صاحب، میں نے جو لسٹ مجھے ملی ہے اس میں ہائی سکول سارے شامل ہیں اس میں مڈل سکول کا ذکر نہیں ہے اور جو مڈل سکول ہے اس میں جو Eighty posts ہیں لیکن میں نے تھیالوجی ٹیچر کا پوچھا ہے، میں نے Eighty کا نہیں پوچھا ہے لہذا میں یہ ریکوئسٹ کروں گا منسٹر صاحب کو کہ یہ بھیج دیں میں اس لیے یہ کہتا ہوں کہ سینکشن پوسٹیں ہیں سالوں سے خالی ہیں اگر کمیٹی میں یہ حقائق آجائیں اور یہ اس پر بھرتی ہو جائیں اساتذہ کرام تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت یوسفزئی(وزیر اطلاعات): پرائمری میں تو خیر یہ پوسٹیں ہوتی نہیں ہیں دینیات والی لیکن یہ جو مڈل ہے اس میں دینیات کا ٹیچر باقاعدہ ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ جب یہ پوسٹ خالی ہو جاتی ہے تو ہم اس کو ایڈورٹائز کرتے ہیں، بس یہ سمپل سا جواب ہے اگر اس کے بعد کیونکہ یہ میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھے ریکوئسٹ کی ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیجنا ہے تو اگر اس سے مطمئن نہیں ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کمیٹی میں بھیجنے پر۔

جناب سپیکر: جی سر وہ کہتے ہیں کمیٹی میں بھیجیں۔

وزیر اطلاعات:پوسٹیں ایڈورٹائز ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر: ایڈورٹائز ہو چکی ہیں پوسٹیں، پوسٹیں وہ کہتے ہیں ایڈورٹائز ہو چکی ہیں، جی ثناء اللہ صاحب۔

جناب صاحبزادہ ثناءاللہ: مائک آن کردیں جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب، پوسٹیں خالی ہیں اب بھی خالی ہیں لیکن انہوں نے اے ٹی بھی کیا ہے اس لیے میں انہیں یہ پروف دے دوں گا تو لوگ بھرتی ہو جائیں گے اس پہ۔

Mr. Speaker: Okay, is this the desire of the House that the question No. 4495 may be referred to the concerned committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: "Ayes" have it. The question No. 4495 is referred to the concerned committee on education. Janab Sahibzada Sanaullah Sahib 4496, Question No.4496.

* 4496 _ جناب صاحبزادہ ثناءاللہ: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 15-2014 میں سالانہ میٹرک کے امتحانات مختلف بورڈز کی نگرانی میں کرائے گئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو پرچے چیکنگ کے لئے بورڈز سے باہر بھیجے گئے تھے نیز چیکنگ کرنے والے عملے کے نام، سکولز پوسٹ اور قابلیت بتائی جائے؟

جناب ضیاءاللہ بنگش (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ پشاور اور بنوں بورڈز نے اپنے بورڈز آفس کے اندر ہی پرچے چیک کئے تھے، جبکہ باقی بورڈز نے پرچے چیکنگ کے لئے باہر بھیجے تھے، پرچے چیکنگ کرنے والے عملے کے نام، سکولز، پوسٹ اور قابلیت بورڈز وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جو بورڈز کے حوالے سے میں نے سوال پوچھا تھا اس میں تھوڑی کمی بیشی ہے لیکن جو کوالیفیکیشن ہم نے مانگا تو وہ ٹھیک ہے صحیح ہے، میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جناب صلاح الدین صاحب کو سچن نمبر 4553-

* 4553 _ جناب صلاح الدین: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت گورنمنٹ ڈگری کالج بڈھ بیر میں سال 2019 سے بی ایس پروگرام شروع کررہی ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پروگرام کے لئے بلڈنگ اور عملہ ابھی تک مہیا نہیں کیا گیا ہے؛

(ج)اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک کالج میں مذکورہ پروگرام کو شروع کرنے کے لئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاءاللہ بنگش (وزیر تعلیم): (الف) جی نہیں یہ بات درست نہیں ہے محکمہ اعلیٰ تعلیم نے 2019 میں گورنمنٹ ڈگری کالج بڈھ بیر میں بی ایس پروگرام شروع کرنے کا تاحال کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے مذکورہ پروگرام کے لئے بلڈنگ اور عملہ ابھی تک مہیا نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم گورنمنٹ ڈگری کالج بڈھ بیر میں بنیادی ڈھانچہ نہ ہونے کی وجہ سے بی ایس چار سالہ پروگرام شروع کرنے کا تاحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

Mr. Salah ud Din: Thank you Mr. Speaker Sir. I would like to take advantage of this opportunity otherwise I will not get it and to congratulate all the new ministers, advisors and the special assistant and those and for the swap of portfolio as well and those who couldn't make a place in the cabinet this time, I wish them better luck next time. Thank you Mr. Speaker,

سر یہ کوئسچن جو میں نے پوچھا تھا یہ بڈھ بیر کالج کے بارے میں ہے کہ وہاں پہ انہوں نے بی ایس کا پروگرام کیوں شروع نہیں کیا، میری میٹنگز ہوئی تھیں ہائر ایجوکیشن کی اتھارٹیز کے ساتھ اور مجھے انہوں نے یقین دلایا تھا کہ یہ جلد ہی شروع ہو جائے گا، اب ان کا جواب آیا ہے کہ نہیں یہ درست نہیں ہے، وہاں پہ یہ شروع نہیں کر رہے، تو کیوں شروع نہیں کر رہے How far is that from Peshawar that is just 6 kilometers away from Peshawar اگر پشاور میں یہ شروع نہیں کر سکتے تو یہ دور دراز علاقوں میں کب شروع کریں گے اور کیسے شروع کریں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی منسٹر صاحب! جی منور خان صاحب سپلیمنٹری، منور خان صاحب کا مائیک کھولیں، یہ مائیکوں کا جو سسٹم ہے دیکھیں یہ کیا مسئلہ ہے یہ کیوں ایسا پرابلم ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو مسٹر سپیکر، میں جناب عالیٰ کنسرنڈ منسٹر جیسے صلاح الدین صاحب نے بات کی ہے اسی طرح سر میں اپنے حلقے میں 2017-18 میں ایک اپ گریڈیشن ہوئی اور میڈل ٹو ہائی لیول لیکن ابھی دو سال ہو گئے ہیں ابھی تک۔

جناب سپیکر: یہ کالج کا مسئلہ ہے سکول کا نہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: کالج کا جی

جناب سپیکر: بڈھ بیر کالج آپ ہائیر سیکنڈری سکول کی بات کر رہے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اچھا Sorry thank you جی۔

جناب سپیکر: وہ الگ ڈیپارٹمنٹ ہے جی منسٹر صاحب، وہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھ کے بات کر لیں اس پر۔

جناب شوکت یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جو انہوں نے ڈگری کالج بڈھ بیر کی بات کی یہاں پہ جو جواب آیا کہ بنیادی ڈھانچہ اس وقت وہاں ہے نہیں تو یہ جو بی ایس پروگرام ہے Four years program ہے اور انہوں نے کلیئر کٹ کہا ہے کہ ابھی ہم نے شروع نہیں کیا جب تک اس کا ڈھانچہ ہم مکمل نہ کر لیں اب یہ ان کو زیادہ پتہ ہوگا کہ اس ڈھانچے میں کیا کمی رہ گئی ہے یا کتنا وہ ہے تو اگر ہے تو میں آپ کے لیے تیار ہوں اگر ڈیپارٹمنٹ کنسرنڈ کے ساتھ آپ بیٹھنا چاہیں تو میں سیکریٹری صاحب کو بلا لوں گا اگر آج نہیں تو کل بلا سکتا ہوں، کیونکہ اس میں انہوں نے کلیئر کٹ جواب میں یہ لکھا ہے کہ ڈھانچہ مکمل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل ممبر، صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو سر، مجھے شوکت صاحب کی آنریبل منسٹر کی یقین دہانی پہ میں۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب صلاح الدین: لیکن یہ ہے کہ یہ پلیز Make sure that he will sit with us with the concerned authorities اس لیے کہ مجھے اتھارٹیز اور ان کی بیوروکریسی اور ان کی ساری فوج پہ بیوروکریسی کی اس فوج پہ کوئی اطمنان نہیں۔

جناب سپیکر: جناب فیصل زیب صاحب، کوئسچن نمبر 4627- میں چاہتا ہوں کہ ایک ایک کوئسچن آپ دونوں کا ہو جائے پھر ٹائیم ہو تو ایک ایک اور لے لیں گے۔

* 4627 _ جناب فیصل زیب: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبے میں پرائمری، مڈل، ہائی سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے کوشاں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو سال 2013 سے تاحال ضلع شانگلہ میں کتنے سکول اپ گریڈ ہوئے ہیں نام جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ بنگش (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2013 سے تاحال ضلع شانگلہ میں اپ گریڈ ہونے والے سکولوں کے نام اور مقام کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

* 4628 _ جناب فیصل زیب: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت تعلیم کے فروغ کے لئے سرگرم عمل ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع شانگلہ حلقہ پی کے 24 میں کل کتنے پرائمری، مڈل، ہائی سیکنڈری سکول برائے طلباء وطالبات موجود ہیں اور مزید کتنے سکولوں کی تعمیر زیر غور وضرورت ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب ضیاء اللہ بنگش (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع شانگلہ حلقہ پی کے 24 میں پرائمری، مڈل اور ہائی وسیکنڈری سکول برائے طلباء وطالبات کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	پرائمری (مردانہ /زنانہ)	مڈل (مردانہ و زنانہ)	ہائی (مردانہ و زنانہ)	ہائیر سیکنڈری (مردانہ وزنانہ)	ٹوٹل
1۔	86+157	10+29	3+21	2+4	312

ضلع شانگلہ حلقہ پی کے 24 میں پرائمری، مڈل، ہائی وسیکنڈری سکول برائی طلباء وطالبات جن کی تعمیر Stratiegy,ADP اور Non Strategy سکیم کے ذریعے زیر تعمیر ہیں، تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	پرائمری (مردانہ و زنانہ)	مڈل (مردانہ و زنانہ)	ہائی (مردانہ و زنانہ)	ہائیر سیکنڈری (مردانہ وزنانہ)	ٹوٹل
1۔	10+28	2+5	1+3	00+3	52۔

جناب فیصل زیب: سپیکر صاحب میں تو کہتا ہوں کہ میرے کوئسچن ڈیفر کر دیں تاکہ جب کنسرنڈ منسٹر ہو گا تو اس سے پوچھ لوں گا تو پھر بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اوکے فیصل زیب صاحب کے دونوں کوئسچن 4627, 4628 deferred. صلاح الدین صاحب کو ئسچن نمبر 4559-

* 4559 _ Mr Salahuddin: Will the Minister for Elementary and Secondary Education state that:

(A) Is it true that GGHS Suleiman Khel and GGPS Darwaza and still occupied by FC;

(B) If so, then how sooner the government intends to vacate the said School from FC and make then fully functional, Provide details please?

Mr. Zia ullah Bangash (Adviser of Elementary and Secondary Education): Yes, But the building of GGPS Darwazgai is not mutated in the name of E&SED.

(A) DC Peshawar has requested Commandant Frontier Constabulary letter No .15262-66/DMO Dated 5/08/2016 for early vacation of the building while this office vide letter No 5160 dated 11/9/2018 than 455 dated 13/10/2018, 971 dated 16/2/2019 has requested DC Peshawar for the vacation of GGHS Suleman Khel Building (Copies attached).

جناب صلاح الدین: تھینک یو سر۔ سر، یہ جو جواب مجھے ملا ہے- I don't want to say but that is very ridiculous one یہ جو میں نے پوچھا ہے کہ ایف سی کے زیر استعمال ایف سی نے کیا اب بھی ان پہ قبضہ کیا ہوا ہے، تو یہ کہتے ہیں کہ ہاں لیکن یہ ایک Mutated نہیں ہے اب یہ عجیب طرح کی بات ہے یہ سکول بنا تھا Late 90s میں Late 90s میں سکول بنا ہے ابھی تک اس کی Mutation نہیں ہوئی، تو نالائقی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے ڈیپارٹمنٹ بھی ہے ان کی اتھاریٹیز بھی ہیں اور ابھی تک یہ Mutate ہی نہیں ہوئے، کب ہونگے؟ اب نہیں تو کب اور آپ نہیں تو کون، کون کرے گا اسے (تالیاں)

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب! جی منسٹر صاحب۔

جناب شوکت یوسفزئی (وزیر اطلاعات): سر اس میں Already ہمارے ڈپٹی کمشنر صاحب نے کافی خط و کتابت کی ہے اور DC has requested کہ بھئی اس کو خالی ویکیٹ کر دیا جائے تو اس پہ میرے خیال سے خط و کتابت فی الحال جاری ہے اس پہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر آپ اس کو کمیٹی میں لے جانا ہے تو میں خود کو آفر کرتا ہوں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اس پہ ڈیبیٹ ہو جائے جو بھی ہو جائے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا اس پہ۔

جناب سپیکر: جی صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salah ud Din: I am extremely thankful to honourable minister and please sir it may be referred to the concerned committee.

Mr. Speaker: Is this the desire of the House that the question No. 4559 may be referred to the concerned committee. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The question No. 4559 is referred to the concerned committee. Attendance

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب محمد ظاہر شاہ طورو صاحب، ایم پی اے، آج کے لیے، فیصل امین گنڈاپور صاحب ایم پی اے، آج کے لیے، سلطان محمد خان صاحب منسٹر لاء آج کے لیے، آغاز اکرم اللہ گنڈاپور صاحب ایم پی اے، آج کے لیے، جناب حاجی فضل الہیٰ صاحب ایم پی اے، آج کے لیے، جناب محب اللہ خان صاحب ایم پی اے، آج کے لیے، جناب سید فخر جہاں صاحب ایم پی اے، آج کے لیے، جناب نذیر عباسی صاحب ایم پی اے، آج کے لیے، عبدالکریم صاحب ایم پی اے، آج کے لیے، جناب اکبر ایوب صاحب ایم پی اے، آج کے لیے، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ ایم پی اے، آج کے لیے، محترم شکیل احمد صاحب ایم پی اے، آج کے لیے، منسٹر فضل حکیم صاحب، آج کے لیے، حاجی انور حیات صاحب ایم پی اے، آج کے لیے، محمود خان بٹنی صاحب ایم پی اے، آج کے لیے، مولانا لطف الرحمن صاحب دو دن کے لیے 16 اور 17، طفیل انجم صاحب آج کے لیے، سردار حسین بابک صاحب آج کے لیے، عائشہ نعیم صاحبہ آج کے لیے، ماریہ فاطمہ

صاحبہ آج کے لیے، ڈاکٹر حیدر علی صاحب آج کے لیے، محترمہ ستارہ آفرین صاحبہ آج کے لیے، جناب سردار محمد یوسف صاحب آج کے لیے۔

Is this the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

میں اپنی جانب سے اور تمام ایوان کی جانب سے نو منتخب کیبینٹ کو مبارک باد دیتا ہوں

The sitting is adjourned for the Asar Prayers for ten minutes only for ten minutes

(اجلاس کی کارروائی نماز کیلئے دس منٹ کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفے کے بعد کی کارروائی)

تحریک استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 5, Privilege motions. Sahibzada Sanaullah Sahib, MPA, to move his privilege motion No.45 in the House.

صاحبزادہ ثناء اللہ: ڈی ای او فی میل دیر اپر مسماۃ حبیبہ بی بی کے دفتر کے چکر لگا رہا ہوں لیکن محترمہ ڈی ای او صاحبہ دفتر میں حاضر نہیں ہوتیں اور تقریباً اسی مرتبہ مختلف اوقات کار میں ٹیلیفون بھی کرتا رہا ہوں لیکن نہ وہ دفتر میں دستیاب ہوتی ہیں اور نہ ہی ٹیلیفون اٹھاتی ہیں اس کی شکایت کے لئے میں ڈائریکٹر ایجوکیشن کے پاس گیا جب انہوں نے بھی ٹیلیفون کیا تو وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی لہذا بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی ڈی ای او فی میل عوامی مسائل کے حل کے لئے دستیاب نہیں ہوتی اور وہ گھر بیٹھے تنخواہ وصول کر رہی ہے اور بار بار ٹیلیفون کرنے پر جواب نہ دینے پر میرا ہی نہیں پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا اس تحریک کو اسمبلی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! صاحبزادہ صاحب ہمارے لئے بڑے محترم ہیں انہوں نے جو بات کی ہے یہ اکثر ممبران کے ساتھ یہ ہو رہا ہے اور یہ ہونا نہیں چاہیے، ممبران کی اپنی ایک عزت ہے دوسرا یہ کہ عوامی ووٹ لے کر آتے ہیں اور ان کو جوابدہ ہونا پڑتا ہے لوگوں کے کام ہوتے ہیں اور جب ہم جائیں اور دفتر میں آپ کو ڈسٹرکٹ لیول پر آفیسر نہ ملے تو بڑی مشکل ہوتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو انہوں جس خاتون اے ڈی ای او کا ذکر کیا ہے بالکل اگر یہ چاہتے ہیں تو ان کے خلاف ایکشن

ہوسکتا ہے اگر اس پر یہ اکتفا کرنا چاہتے ہیں تو بالکل میں ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ بالکل ان کے خلاف ایکشن ہوگا اگر یہ ڈیوٹی نہیں کرنا چاہتی تو پھر اس پوسٹ پر یہ نہیں رہ سکتی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی عنایت صاحب، ٹائم شارٹ ہے مغرب ہونے والی ہے بزنس ہے لوگ اپنی۔۔۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں ثناء اللہ صاحب کی اس پریویلج موشن کو سپورٹ کرتا ہوں Having said that میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ خاتون جو ہے یہ Illegally بیٹھی ہوئی ہے She is sitting there in violation of court orders 22 اکتوبر کو عدالت نے حکم دیا تھا صوبائی حکومت کو That all teacher to go to school with in 30 days آج اس پر کوئی 75 دن گزر گئے ہیں حکومت نے اس خاتون کو نہیں بیجھا ہے تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اس آرڈر کو Implement کرے تو مسئلہ ہی حل ہو جائے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کو پریویلج کمیٹی کے حوالے کرنا ہے جی، کیا کریں۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: اس پر تو ہمارے سابقہ ایجوکیشن منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں وہ وضاحت کریں گے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: لیکن میں تو آپ کو کلئیر کٹ کہہ رہا ہوں کہ اگر یہ ڈیوٹی نہیں دے رہی تو ایکشن ہو جائے گا ابھی ڈیپارٹمنٹ والے یہاں پر سن بھی رہے ہیں سیکرٹری صاحب جو بھی ہونگے میں ان کو Instructions دیتا ہوں اور اس کے خلاف ایکشن ہوگا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

<u>جناب ضیاء اللہ بنگش (وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی)</u>: جی جناب سپیکر، میں عنایت صاحب کو بتادوں کہ Already court orders پر ہم نے ڈی آئی او میل کے آرڈرز کر دئے ہیں جتنی مینجمنٹ کیڈر کے لوگ تھے وہ اپنے اپنے ڈسٹرکٹ میں پہنچ گئے اور ڈی ای فیمیل کی جو سمری ہے وہ بھی سی ایم صاحب تک پہنچ چکی ہے وہ بھی انشاء اللہ کچھ دنوں میں وہ بھی مینجمنٹ کیڈر کے جو لوگ ہیں وہ انشاء اللہ آجائیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ثناء اللہ صاحب۔

<u>جناب ثناء اللہ خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب ثناء اللہ خان: میں منسٹر صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن یہ پریویلیج اس لئے میں لایا ہوں کہ سر انہوں نے بہت زیادتی کی ہمارے دیر کے ساتھ ہمارے لوگوں کے ساتھ، ہمارے سکولوں کے ساتھ اس کی حاضری بھی یقینی نہیں ہے سکولوں میں جو استانیاں صاحبان ہیں ان کی بھی حاضری، لہذا اس کو پریویلج کمیٹی میں بیجھ دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی شوکت صاحب۔

جناب ثناء اللہ خان: اس نے تو ہاں کر دی ہے ناں۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں پریویلج کمیٹی کو بیجھیں۔

وزیر اطلاعات: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اگر اس کو خوامخواہ کمیٹی کا شوق ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: is it the desire of the House that the privilege motion no.45. may be referred to the privilege committee? Those who are in favour of it may say 'yes' and those who are against it may say ' No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Ayes have it the matter is referred to the privilege committee.

مسٹر افتخار علی مشوانی صاحب، طفیل انجم صاحب اینڈ مسٹر محمد سلام ایم پی ایز to please move their joint privilege motion in the House. Who will move first? جی عبدالسلام صاحب۔Move جی۔

جناب عبداسلام: جناب سپیکر صاحب! 31دسمبر 2019 کو ضلع مردان سے تعلق رکھنے والے ممبران اسمبلی نے مختلف محکموں کے سربراہان کی ایک میٹنگ خیبر پختونخوا ہاؤس مردان میں بلائی جس میں بلائے گئے تمام اداروں کے سرابران نے مذکورہ میٹنگ میں شرکت کی تاہم ڈی ایچ او مردان ڈاکٹر عبید نے میٹنگ میں شرکت نہیں کی حالانکہ ان کو باضابطہ طور پر آگاہ کر دیا گیا تھا جناب سپیکر، اس کے علاوہ ڈی ایچ او مردان ڈاکٹر عبید کا رویہ مردان کے منتخب نمائندوں کے ساتھ ہمیشہ سے توہین آمیز رہا ہے، جب بھی ان کے ساتھ عوامی مسائل کے موضوع پر بات کرنی چاہی تو مسائل کے حل کی طرف توجہ دینے اور شائستہ زبان استعمال کرنے کی بجائے ہمیشہ کہتا رہتا ہے کہ مجھے اپنا کام کرنے دیں یا میرا تبادلہ کرا دیں، میں

آپ لوگوں کی بات ماننے کا پابند نہیں ہوں جناب سپیکر، ڈی ایچ او مردان ڈاکٹر عبید کا منتخب نمائندوں کے ساتھ اس طرح کی ہتک آمیز رویہ سے نہ صرف مردان کے عوامی نمائندوں کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے بلکہ اس معزز ایوان کی بھی توہین ہے، لہذا اس استحقاق کو اس استحقاق کمیٹی کے حوالہ کرکے ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: میں پڑھ تو لوں نا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شوکت یوسفزئی صاحب، یہ ڈی ایچ او مردان کے بارے میں ہے۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: نہیں میں یہ کہتا ہوں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اگر یہ کمیٹی کو ریفر کرنا چاہتے ہیں کرلیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ مردان کے سارے ایم پی ایز کی طرف سے جائنٹ۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: ٹھیک ہے نہ کمیٹی کو بیجھنا چاہتے تو چلا جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honorable Members may be referred to the privilege committee? Those who are in favour of it may say ‘yes’ and those who are against it may say ‘ No’

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The Ayes have it the matter is referred to the privilege committee. Mr. Muhammad Abdu Salam MPA to move his privilege motion in the House.

<u>جناب عبدالسلام</u>: جناب سپیکر صاحب، مورخہ 2 جنوری 2020 کو میرے حلقے کی یو سی خزانہ ڈھیری میں ایک ٹرانسفرمر ڈیمج ہو گیا تھا مجھے مذکورہ یو سی سے جب اطلاع ملی تو میں نے واپڈا مردان کے ایس ای سارس خان کو کئی دفعہ فون کیا تاکہ ٹرانسفرمر بوقت ٹھیک ہو سکے تاہم وہ فون اٹینڈ نہیں کر رہا تھا تو مجھے مسئلے کے حل کے لئے مجبوراً ان کے آفس جانا پڑا جناب سپیکر، جب میں نے ان سے فون اٹینڈ نہ کرنے کا پوچھا تو انہوں نے انتہائی ہتک آمیز انداز سے میرے ساتھ پیش آئے اور کہنے لگا کہ میں آپ کے فون سننے کے لئے فارغ نہیں ہوں جائیے اپنا کام کریں، میں نے جب ان کے خلاف اسمبلی میں تحریک استحقاق جمع کرانے کا کہا تو انہوں نے جواباً کہا کہ جاؤ جو کرنا ہے کرلو جناب سپیکر، ایس ای پیسکو مردان سارس خان کے

اس ناشائستہ رویے سے نہ صرف میرا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ اس معزز ایوان کے تقدس کو بھی پامال کیا ہے لہذا اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے حوالہ کرکے ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر، میں اس کی مخالفت تو نہیں کرونگا لیکن یہ Over all issue ہے پیسکو کی طرف سے اور یہ ان کا جو Attitude ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے کیونکہ ٹرانسفرمر خراب ہو جائے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جی ایم پی اے کا کام ہے اس کا فنڈز دے تو تب بنے گا تو میرے خیال میں Attitude درست کرنے کی ضرورت ہے ان کی، بالکل کمیٹی میں جانا چاہیے اور ان کو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس Week میں میں نے انہی چیزوں کا نوٹس لیتے ہوئے چیف ایگزیکٹیو پیسکو اور ایم ڈی سوئی نادرن گیس جو ہیں ان کو اسمبلی میں طلب کیا ہوا ہے جو بھی Dates ہمارا اسٹاف ان کے ساتھ فائنل کر رہا ہے اسی Week میں ہم تمام ایم پی ایز کو اس میں بلائیں گے تاکہ وہ اپنے ایشوز جو ہیں ہماری Presence میں ان کے ساتھ ڈسکس کر سکیں، جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر، ایک دو باتیں میں بھی کرنا چاہتا ہوں اگر آپ مجھے اجازت دے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: تھینک یو سپیکر صاحب، میں آپ کا بہت مشکور ہوں ٹائم زیادہ نہیں لونگا وہی ایک مسئلہ ہے جواب آپ نے حکم بھی دیا ہے ہمارا جو یہ پی کے 71 جو ہے اب پہلے گھنٹوں کی لوڈ شیڈنگ ہوتی تھی بجلی جو ہے مطلب گھنٹوں کی بریک ہوتی ہے اب تو دنوں کی بات آگئی، کل مجھے تین آدمیوں نے فون کیا مختلف گاؤں کے کہ وکیل صاحب آٹھ دن سے بجلی نہیں ہیں اور ہم نے ایک پوسٹ بھی چلایا ہوا ہے کسی نے آپ نے وہ بھی دیکھا ہوگا کہ اس میں کیا کہہ رہے تھے تو سر، آپ جس طرح آپ نے حکم دے دیا یہ جلد سے جلد آپ ان کی میٹنگ بلالیں تاکہ بیٹھیں ان سے بات کریں ایک منٹ، چھ سال ہوگئے میں گیس کا بل داخل کر رہا ہوں ریکارڈ پر ہے اور چھ سال میں میں نے ایک دن سوئی گیس کوئی دیکھا یہ ہمارا حال ہے، تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ ہم ان دونوں کو بلا رہے ہیں اور آپ ایشوز حل ہونگے، جی نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب کا مائیک آن کریں۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں صرف آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس دن جو میں نے ہاؤس میں بات کی تھی ہزارہ موٹروے کے حوالے سے کہ شاہ مقصود سے گاڑیاں اترتی ہیں اور پھر ایبٹ آباد اور مانسہرہ کے لئے ایک ایک گھنٹہ ان کو لگ جاتا ہے تو آپ نے فوراً ایکشن لیا تو میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ آپ کے چیئر میں بڑی طاقت ہے اگر اس کا استعمال کیا جائے تو شام کو وہ روڈ کھلا ہوا تھا، چونکہ جناب سپیکر صاحب! یہ میاں نواز شریف صاحب کا ہزارہ ڈویژن کے لئے ایک بہت بڑا کارنامہ تھا گھنٹوں کا راستہ منٹوں میں طے ہو رہا تھا اور وہاں پر آدھ گھنٹہ پونہ گھنٹہ لگ جاتا تھا اب جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اسی پاور کا استعمال کریں اور ایبٹ آباد چونکہ ایبٹ آباد بھی ایک بڑا شہر ہے اس کے ساتھ گلیات اور لوئر گلیات اور پھر بکوٹ سرکل ایک دو حلقوں میں تقریباً مزید دو حلقے اس کے ساتھ لگتے ہیں حویلیاں کے لئے بھی انٹرچینج موجود ہے اور ہری پور کے لئے چار انٹرچینج ہیں لیکن ایبٹ آباد شہر کے اندر کوئی انٹرچینج نہیں ہے جس سے ایبٹ آباد کے شہریوں گلیات لوئر گلیات اور بکوٹ سرکل کے عوام کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور ایک انٹرچینج ہے مسلم آباد میں ہے اور دوسرا مانگل میں ہیں تو یہ دونوں ایبٹ آباد کے لئے Suitable نہیں ہیں میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ اس کے اوپر اگر توجہ دیں گے اور ایکشن لیں گے تو ایبٹ آباد کے اندر بھی ایک، ایبٹ آباد کے سنٹرل مقام پر ایک انٹرچینج ہونا چاہیے تاکہ ایبٹ آباد کو بھی یہ سہولت ملنی چاہیے جس طرح دوسرے شہروں کے اندر یہ سہولت موجود ہے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ اس پر میں، ہم لگے ہوئے ہیں اور کچھ ٹائم تھوڑا لگ جائے گا انشآء اللہ ایبٹ آباد میں دو انٹرچینج ہم نے پروپوز کئے ایک شملہ پہاڑی کے بیک پر اور ایک جو سلہٹ کوٹ تھوڑا کراس کر کے اور انشاء اللہ ان دونوں انٹرچینج کے لئے ہم Efforts کر رہے ہیں کچھ پراونشل گورنمنٹ سے اور کچھ فیڈرل سے۔

Is it the desire of the House that the privilege motion moved by honorable Member Abdul Salam. may be referred to the privilege committee? Those who are in favour of it may say ‘yes’ and those who are against it may say ‘ No’

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Ayes have it the matter is referred to the privilege committee. Call attention notices. Sahbzada Sana Ullah Sahib please move call attention No.771. in the House.

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ 771 توجہ دلاؤنوٹس ہے سر۔ میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال صوبہ کا سب سے بڑا ہسپتال ہے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں نیروسرجری کے آئی سی یو میں گیارہ بیڈز ہیں جن کے لئے چار وینٹلیٹر مشین ہیں جو کہ صوبے سے آنے والے سینکڑوں ہزاروں مریضوں کے لئے ناکافی ہیں، لہذا صوبائی حکومت مذکورہ ہسپتال کے لئے ہنگامی بنیادوں پر آئی سی یو میں بیڈز اور وینٹیلیٹر مشین لگوا کر مریضوں کے حال پر رحم کریں، ہسپتال میں مشین کم ہونے کی وجہ سے زیادہ تر مریضوں اور خاص کر غریب مریضوں کی موت واقع ہوتی ہے لہذا مذکورہ مسئلے کے حل کے لئے صوبائی حکومت فوری اقدامات کریں تاکہ صوبے سے آنے والے مریضوں کو بہتر سہولت مل سکیں، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ٹائم شارٹ ہیں آگے چلتے ہیں۔ جی منسٹر صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: بس تھوڑا سا۔

جناب سپیکر: آپ کا مسئلہ حل کرتے ہیں مطلب صوبے کے مسئلے کے حل کی بات ہے کیونکہ پانچ سات منٹ میں آذان ہو جائے گی لوگوں کا بہت سارا بزنس ابھی رہتا ہے۔

وزیر اطلاعات: یہ ویسے بڑا Important issue ہے اور عوامی ایشو ہے اور پورے صوبے کے لئے ہے کسی ایک حلقے کے لئے نہیں ہے تو میرے خیال میں اس پر، میں سی ایم صاحب کے نوٹس میں بھی لاؤنگا جو وزیر صحت ہمارے بنے ہیں میں ان کے نوٹس میں بھی لائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کام ہوگا۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ اس پر ایکشن لیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: سپیکر صاحب یہ-----

جناب سپیکر: دیکھیں آپ ہی ٹائم لے لیں گے باقی سارے آپ کے ممبر اسی ہاؤس کے رہ جائیں گے، بس ہو گیا ناانہوں نے کہا میں ایکشن لونگا بس، ثمر بلور صاحبہ نہیں ہیں؟ چلیں آگے چلیں، مسٹر بلاول آفریدی

صاحب، نہیں ہیں؟ شفیق شیر افریدی صاحب ہیں؟ کوئی پیش کرے گا، اچھا جی شفیق سحر افریدی صاحب To move call attention۔

<u>جناب شفیق شیر آفریدی:</u> اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ چار لوگوں کی طرف سے ہے، بلاول آفریدی، شفیق سحر آفریدی، عباس الرحمن اور بصیرت خان ایم پی اے پلیز۔

<u>جناب شفیق شیر آفریدی:</u> آعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے میں اپنے کولیگز کو نئی وزارتیں ملنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری حل کرنے والے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ قبائلیوں کی قربانیاں کسی سے بھی چھپی نہیں ہیں، پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی کے کمربستہ ہیں اور اور تھے اور پھر خاص کر دہشت گردی کے دوران تو قبائل کے ہر فرد نے فرداًفرداً مالی اور جانی نقصان اٹھایا ہے، بہت زیادہ کوششوں کے باوجود اللہ پاک تمام قبائل پر اپنا نظر رحم فرماکر قبائل کو صوبہ خیبر پختونخوا میں ضعم کردیا، یہ ساری ہمارے بڑوں کی قربانیاں ہیں، اب چونکہ جیسا بلوچستان میں چمن بارڈر، بلوچستان میں گوادر پاک ایران بارڈر، آزد کشمیر میں مظفرآباد سری نگر باڈر اور گلگت میں کاشغر بارڈر پر جو سہولیات وہاں کے عوام کے لئے میسر ہیں، یعنی وہاں کے عوام بارڈر پر کاروبار کرنا یا وہاں سے کاروبار کیلئے آنے جانے کی آسانی میسر ہو، اسی طرح ضلع خیبر کے عوام کیلئے تورخم بارڈر اور ضلع مہمند کے گورسل بارڈر سمیت قبائل میں جتنے بھی بارڈرز آتے ہیں، عوام کے ساتھ ایک اور احسان کریں تمام بارڈرز پر لوگوں کو کاروبار اور دیگر سہولیات میسر ہو، تاکہ وہاں کے لوگ باعزت زندگی بسر کرسکیں، اور عوام کا دیرینہ مطالبہ پورا ہوسکیں جناب سپیکر صاحب، جس طرح آپ کو پتہ ہے کہ میری Constituency PK 105،

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کی تفصیلی وہ آگئی ہے، آپ لاہور واہگہ بارڈر بھول گئے ہیں، وہ بھی شامل کرلیں، جی منسٹر صاحب، بڑا Important issue بتایا انہوں نے،

<u>جناب شوکت یوسفزئی:</u> جناب سپیکر، یہ میرے خیال سے جو انہوں نے بات کی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کی کال اٹینشن نوٹس آگئی ہے، آپ ان سے جواب لیں، آپ کا مسئلہ حل کرواتے ہیں ورنہ باقی سب کی رہ جائینگی اور میرے پاس اتنی پڑی ہیں اور آذان ہوگی تو ختم، ایک منٹ میں بات کریں۔

جناب شفیق آفریدی: ہم بھی آپ کی Collision party ہے، سر، اور آپ کو چاہیئے، ہمیں ابھی بھی یہ طعنے دے رہے ہیں، سر، کہ آپ کو نہ تو حکومت لینا چاہتے ہیں، اور نہ ہمارے ساتھ آپ آتے ہیں سر۔

جناب سپیکر: آپ نے ٹاپک پر آ جائیں پلیز، Come to the topic،

جناب شفیق آفریدی: تو Kindly مہربانی کر لیں، یہ ہمارے حکومت کا ایشو ہے، اور اس میں ہماری حکومت کا فائدہ ہے، کیونکہ آپ کو پتہ ہے سر، کہ یہ Approximately ہر مہینے ہم حکومت کو سات سو سے آٹھ سو ملین ریونیو دیتے ہیں، سر، تو آپ مہربانی کر لیں، کہ ہمارے بارڈرز پر جس طرح Complications ہیں، ہمارے لوگوں کو ہمارے پاکستانی جب ان کے ساتھ افغانستان اور پاکستان کے بارڈر پر جتنے بھی ہماری رشتہ داریاں ہوئی ہیں، ہزاروں کی تعداد میں، ان کو شناختی کارڈ بھی میسر ہے، لیکن پھر بھی ان کو اجازت نہیں ملتی کہ آپ پاکستان آ جائیں سر، تو Kindly اس پر ہم نے فیڈرل سطح پر بھی ہم نے ان کے ساتھ اے ڈی صاحب اور ڈی سی صاحب کے ساتھ ہماری مشاورت ہوئی ہے کہ ہم اس طرح کر لیں، کہ ہمارے بارڈر پر Approximately، 50 کنال زمین اس طرف اور 50 کنال زمین اس طرف ہم اپنے بارڈر کو بارڈر بازار کے نام سے ہم اس کو ہائی لائیٹ کر لیں، اس وجہ سے ہمارا جتنا بھی لوکل پراڈکٹ ہے سر، اس میں ہمارا فائدہ ہے، ہمارا قوم کا فائدہ ہے۔

جناب سپیکر: آفریدی صاحب! آفریدی صاحب، یہ مجھے فیڈرل ایشو لگتا ہے، شائد ہمیں ریزلیوشن لانی پڑے، لیکن منسٹر صاحب کو ذرا سن لیں پہلے، جی منسٹر صاحب، پھر اس کے بعد پھر میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں، لیکن .Listen first please،

جناب شوکت یوسفزئی: جناب سپیکر، جو جہاں تک انہوں نے ہمارے ضم شدہ اضلاع جو پہلے قبائلی اضلاع تھے، تو وہاں کے عوام کی مشکلات قربانیوں کا ذکر کیا، وہ تو بالکل سب جانتے ہیں کہ جو دہشت گردی چلی ہے پندرہ بیس سال وہ یہ صوبہ بھی متاثر ہوا ہے، اس میں فاٹا بھی کافی متاثر ہوا تھا، اور جس کی وجہ سے یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ سارے ضم ہو کے ایک ہی صوبہ بن کے مشکلات سے نمٹے، جہاں تک انہوں نے بارڈر کھلے رکنے کی بات کی، دیکھیں تورخم بارڈر جو ہے، وہ 24/7 وزیر اعظم صاحب نے کھولنے کا اعلان کیوں کیا تھا؟ اسی لئے کیا تھا کہ وہاں جو ہماری جو تجارت ہے دو طرفہ، وہ بڑھے، اور جو ایک زمانے کافی حد تک ہم چلے گئے تھے، پھر ڈاؤن چلے گئے اب ماشاء اللہ دوبارہ ہماری تجارت جو ہے، وہ دو طرفہ کافی اضافہ ہوتا جا رہا ہے. جہاں

تک انہوں نے بات کی دوسرے بارڈرز کھولنے کے، بالکل کھلیں گے لیکن اس کیلئے جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے، آفنسنگ ہو رہی ہے، بھاڑ لگ رہی ہے، جیسے ہی بھاڑ مکمل ہو گی، اس کے بعد قانونی راستے کھولے جائیں گے تجارت کیلئے اور انشاء اللہ وتعالیٰ جہاں جہاں Possibility وگی، وہ راستے کھلیں گے اور بالکل یہ فیڈرل گورنمنٹ ہی کریگی لیکن یہ طے ہے کہ وزیر اعظم صاحب چاہتے ہیں کہ افغانستان ہمارا ہمسایہ ملک ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کے ساتھ دوطرفہ تجارت ہمارا رہے اور ہمارا تو بڑا آپشن ہے کہ ہمارے پاس سنٹرل ایشیا ہے اور آئندہ ہمارے پاس سی پیک کی جو Opportunity آ رہی ہے، اس میں بڑے بڑے اچھے سنٹرل اسٹیٹ آرہے ہیں، تو کافی ہمارے پاس Opportunity ہے کہ ہم اس کو حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی آفریدی صاحب۔

جناب شفیق آفریدی: معزز منسٹر نے .Thanks a lot of you Sir لیکن ہمیں کسی قسم کی Facility نہیں دی جارہی ہے سر، ہمیں زیرو پرسنٹ رائیلٹی ملتی ہے Kindly Sir آپ مہربانی کر لیں اس پر ایک ایسی کمیٹی بنا دیں میرے خیبر ڈسٹرکٹ کا پرابلم نہیں ہے سر، یہ پورے 16 جو Constituencies ہیں، ان کا پرابلم ہے، آپ مہربانی کر لیں سر، اس کے اوپر ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس کے ساتھ ہمارا جو Concerned Department ہے، پلس لاء منسٹر ہے، وہ ہم اور ہمارے ممبرز ان کو سب مل کے اس کے اوپر ہم ورک کر لیں سر، اس وجہ سے کہ ہمیں۔۔۔

جناب سپیکر: آفریدی صاحب، اس پر ہم زیادہ سے زیادہ چونکہ یہ فیڈرل ایشو ہے، ریزیلوشن آپ لے آئیں، وہ ہم پاس کر دیتے ہیں اور پھر فیڈرل سے بات کرنی پڑیگی، وہ ہم آپ کی مدد کرینگے۔

Mr. Speaker: The Minister for Law to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa Civil Administration (Public Service Delivery and Good Governance) Bill 2020 in the House.

جناب سپیکر: آپ کرینگے یا کوئی کریگا، کون کریگا، آپ آفریدی صاحب اس پر ریزیلوشن پاس کروالیں یہ جو آپ کا پوائنٹ آف آرڈر تھا، فیڈرل گورنمنٹ سے یہ مطالبے کی شکل میں یہ ریزیلوشن لے آئیں شوکت صاحب کو دے دیں Introduce کرادیں .Somebody is hearing me جی بنگش صاحب۔

Mr. Ziaullah Bangash: Sir I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Civil Administration (Public Service Delivery and Good Governance) Bill 2020 in the House.

Mr. Speaker: The Bill stand introduced.9 and 10 agenda item may be deferred as requested by the Ministers, 11 and 12 also deferred on the request of the Ministers.

جناب سپیکر: ڈسکشن ہے ایڈجرنمنٹ موشن کے اوپر، عنایت اللہ صاحب اور یہ سارے، یہ کیا چیز ہے؟ چلیں باقی بزنس کل لے لیں گے جو بزنس اس میں سے رہ گیا ہے، جی ایجنڈا آئٹم نمبر 13 انڈر رول 73On Adjournment Motion No 162 Mr. Akram Khan Durrani Sb, Mr, Inayatullah Sb, Mr. Sardar Hussain Babak, Sardar Aurangzeb Nalotha, and Miss Nighat Yasmeen Orakzai MPA. Please. Mr. Inayatullah Sb.

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ ایجنڈا آئٹم ہے، ہمارے جائنٹ پریولیج موشن پر موجود ہے ایجنڈا کے اندر، اس کو ڈسکشن کیلئے منظور کیا گیا تھا، ہم نے ریکوئسٹ کی تھی، اور ہمارا احساس تھا کہ این ایف سی ایوارڈ جس میں جو فیڈرل محاصل ہے، اس کی تقسیم ہوتی ہے، فیڈریٹنگ یونٹس کو اپنا حصہ ملتا ہے اور جو آئین کے آرٹیکل 160 کا تقاضہ ہے، آرٹیکل 160 کہتا ہے کہ حکومت کے بننے کے بعد Within 6 months پریذیڈنٹ جو ہے، وہ نیشنل فنانس کمیشن تشکیل دیگا، اور جس میں چاروں فنانس منسٹر ہونگے، اور صوبوں کے نمائندے ہونگے، جس کو پریذیڈنٹ On the advice of Governor appoint کریگا، اس کی تشکیل پانچ سال کیلئے ہوتی ہے، اس لئے آئینی ماہرین کہتے ہیں کہ جس فورم کی تشکیل پانچ سال کی ہوتی ہے، وہ جو ایوارڈ دیتے ہیں وہ بھی پانچ سال کیلئے ہوتی ہے، لیکن جناب سپیکر صاحب، جو آخری ایوارڈ ہوا تھا وہ 2010 میں ہوا تھا، پاکستان پیپلز پارٹی اور اے این پی کی کولیشن گورنمنٹ تھی، اس وقت 2010 میں ایوارڈ ہوا تھا اور وہ بڑا Historical Award تھا، کیونکہ اس ایوارڈ کے اندر پہلی مرتبہ جو صوبوں کے درمیان Horizontal Division ہے، Horizontal Division جو ہے، اس میں بھی مکس فارمولا دیا گیا تھا، اور Vertical Division میں صوبوں کا شیئر بڑھا دیا گیا تھا، 42% سے 57.5% صوبوں کا شیئر بڑھا دیا گیا تھا، اور جناب سپیکر صاحب، Constitution کے امینڈمنٹ جو اٹھارویں ترمیم جو ہوا ہے، اٹھارویں ترمیم کے اندر اسی آرٹیکل کے 3A میں لکھا ہوا ہے The share of the province in each award of National Finance Commission shall not be less than the share given to the previous province in the previous award. تو یہ ایک زبردست اضافہ اٹھارویں

ترمیم کے اندر ہو گیا کہ صوبوں کا شیئر وہ بڑھے گا، مثلاً اگر پچھلے ایوارڈ کے اندر ہمیں 57.5% ملا تھا تو یہ اس ایوارڈ کے اندر 60% بھی جا سکتا ہے 65% تک جا سکتا ہے، جس پر بھی نیشنل فنانس کمیشن Agree کریگی، آپ کو پتہ ہے، ایک پرسنٹ بھی بڑھتا ہے تو اس سے اربوں روپے صوبوں کے اندر ریونیو آ جاتی ہے، جناب سپیکر صاحب، ہماری بدقسمتی ہے، کہ نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ جو ہے، اس کا اجراء نہیں ہوتا ہے، فنانس کمیشن تشکیل پاتی ہے، لیکن وہ ایوارڈ دینے میں ناکام ہوتی ہے، اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حکومتیں اس میں دلچسپی نہیں لیتی ہے، حکومتوں کے اوپر پریشر ہوتا ہے، دباؤ ہوتا ہے، نادیدہ قوتوں کا دباؤ ہوتا ہے کیونکہ جو اٹھارویں ترمیم ہے، اس کے نتیجے میں جو ذمہ داریاں صوبوں کو شفٹ ہوئی ہے، اس کے سپرٹ میں یہ آئین کے اندر یہ پروویژن دیا گیا ہے، کہ نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ Previous award سے صوبوں کا شئیر زیادہ ہوگا، کیونکہ یہاں بہت سی ذمہ درایاں ٹرانسفر ہوئی ہیں، لیکن اٹھارویں ترمیم کے بعد این ایف سی ایوارڈ نہیں ہو سکا ہے، اور اس وقت 2020 شروع ہو گیا دس سال گذر گئے، دس سال کے اندر این ایف سی ایوارڈ ابھی تک نہیں دیا جا چکا ہے جناب سپیکر صاحب، 2017 میں سینسس ہوا، مردم شماری ہوئی، مردم شماری میں پنجاب کی آبادی اور پرسنٹیج جو ہے، وہ کم ہو گئی ہے، بلوچستان اور خیبر پختونخوا اوپر چلے گئے ہیں، اور خیبر پختونخوا کے ساتھ فاٹا کا مرجر ہو گیا ہے، فاٹا کے مرجر کے بعد خیبر پختونخوا کی آبادی ساڑھے تین کروڑ ہو چکی ہے، اس بنیاد پر اگر نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ ہو جاتا ہے تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ ہمارے محاصل میں سو اور ایک سو بیس اور ایک سو پچاس ارب تک اضافہ ہو گا، اس لئے یہ صوبے کیلئے ایک انتہائی اہم معاملہ ہے، اہم مسئلہ ہے، میں اسلئے حکومت سے درخواست کرتا ہوں، اس سے پہلے بھی جب ہم این ایچ پی پر جب بات کر رہے تھے، ایوان خالی تھا، منسٹرز نہیں تھے، میں نے اس وقت بھی حکومت سے ریکوئسٹ کی تھی کہ آپ اس کو سنجیدگی سے لیں، کیونکہ یہ جب ہم یہاں اپوزیشن ایشو ایجٹیٹ کرتی ہے، جب ہم نیشنل این ایچ پی پر بات کرتے ہیں، نیٹ ہائیڈل پرافیٹ پر، جب ہم نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ پر بات کرتے ہیں تو اس کا Ultimate فائدہ تو حکومت کو پہنچتا ہے، اگر نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ ہوتا ہے، اور آپ کو سپیکر صاحب معلوم ہے کہ جو ہاریزینٹل ڈویژن ہے صوبوں کے درمیان تقسیم کا فارمولا ہے، اس فارمولے کے اندر 82% آبادی کے اوپر جا رہے ہیں 82% آبادی کے اوپر جا رہی ہے اور اگر ہماری آبادی ڈیڑھ کروڑ سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے، تو اس کا اندازہ لگائیں کہ ہمیں دو کروڑ پر جو

پیسے مل رہے تھے، اب ڈیڑھ کروڑ کا جو اضافہ ہو گیا ہے، تو اس بنیاد پر ہمارا جو شیئر ہے Almost double ہو جائیگا، اس لئے میں سمجھتا ہوں، کہ انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے، اور جناب سپیکر صاحب، اس کا Delay جو ہے، یہ چھوٹے صوبوں کے ساتھ زیادتی ہے، دیکھیں آئین اور Constitution جو ہے، یہ سوشل کنٹریکٹ ہوتا ہے، سٹیزنز کے درمیان اور سٹیٹ کے درمیان۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب عنایت اللہ: یہ کنٹریکٹ ہوتا ہے، جناب سپیکر صاحب، فیڈریشن کے درمیان اور فیڈریٹنگ یونٹس کے درمیان، اگر فیڈریشن، فیڈریٹنگ یونٹس کو اپنا رائیٹ نہیں دیتا ہے، اور سیٹیزن کے ساتھ اپنا یہ کنٹریکٹ Implement نہیں کرتا ہے تو ریاستیں اپنا وجود قائم نہیں رکھتی ہے، پھر فیڈریشن ناکام ہو جاتی ہے، پھر وہ تحلیل ہو جاتی ہے، پھر 1971 کے واقعات رونما ہو جاتے ہیں، پھر علیحد گی۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، عنایت صاحب بس آذان میں تھوڑا سا وقت رہ گیا، آپ کا پوائنٹ آ گیا ابھی دو اور ممبرز نے بھی شائد اس پر بات کرنی ہے انہوں نے مجھے بھیجا ہے، لیکن ایک دو منٹ میں دیتا ہوں، سردار رنجیت سنگھ صاحب کو انہوں نے مینارٹی کے ایشو پر بات کرنی ہے، تو ان کو ذرا اور سن لیا جائے، جی سردار رنجیت سنگھ صاحب۔

جناب سردار رنجیت سنگھ: بہت شکریہ جناب سپیکر، کل پشاور میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا، جس میں پاکستان کے پہلے سکھ نیوز کاسٹر سردار ہرمیت سنگھ ان کے بھائی سردار رویندر سنگھ کو بے دردی سے قتل کیا گیا اور ان کی لاش چمکنی کے علاقے میں پھینک دی گئی، جس پر میں شدید الفاظ میں اپنی تمام کمیونٹی کی طرف سے مذمت کرتا ہوں اور حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے، اور ان کو سزا دی جائے، جناب سپیکر، اس کے علاوہ ننکانہ صاحب گردوارے میں کچھ شرپسند لوگوں نے گردوارے پر حملہ کیا، پتھراؤ کیا، اور گردوارے کی بے حرمتی کی، جس کی وجہ سے اس وقت ہم دنیا میں جہاں جہاں پر بھی بسنے والے سکھ ہیں ہماری تمام سکھ کمیونٹی اس معاملے پر بہت زیادہ خفہ ہے ناراض ہے، لیکن حکومت پاکستان خاص طور پر آئی جی پنجاب گورنر پنجاب صاحب کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور خان صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے فوری طور پر اس معاملے پہ غور کیا اور جو ملزم تھے ان کو گرفتار کیا اور امید رکھتا ہوں کہ گوردوارے کے اوپر ہونے والے اس حملے میں جو بھی لوگ

ملوث ہیں میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کو کھڑی سے کھڑی سزا دی جائے کیونکہ ان کی ایک اس غلطی کی وجہ سے اس وقت مجندر سنگھ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں پوری ایوان کی طرف سے ان دونوں واقعات کی پرزور مذمت کرتے ہیں خواہ ننکانہ صاحب والا ہے یا روییندر سنگھ کے قتل کا معاملہ ہے ہم سارے اس پہ پرزور مذمت کرتے ہیں۔

سردار رنجیت سنگھ: جناب سپیکر صاحب، یہ ایک بہت بڑا واقعہ ہے یہ واقعہ کوئی چھوٹا موٹا واقعہ نہیں تھا تمام مندر، گوروارے، چرچز تمام اپنے ایک اہمیت رکھتے ہیں ہمارے لئے قابل احترام ہے پاکستان میں بسنے والے سکھ خدانہ کرے کبھی بھی ایسا کوئی واقعہ پیش آیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وائنڈاپ،پلیز۔

سردار رنجیت سنگھ: سر، وائنڈاپ میں ضرور کروں گا یہ اسمبلی فلور میں اس پوائنٹ کو سامنے آنا چاہیئے کہ اس میں ہمارے مسلمان بھائیوں نے بھی اس چیز پہ ہمارا ساتھ دیا ہے گورنمنٹ نے بھی ساتھ دیا ہے میری درخواست ہے کہ گورنمنٹ اس شخص کے خلاف جو کہ سوشل میڈیا پہ ابھی بھی چل رہا ہے اس کے اوپر مکمل کاروائی بھی کریں اور شانگلہ میں ہونے والے اس واقعہ پر جو کہ سردار رویندر سنگھ کو قتل کیا گیا اس کی میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ پولیس ڈیپارٹمنٹ سے کہے کہ جلد از جلد اس واقعے کے اوپر مکمل جو ہے اس کی کاروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: اوکے۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت یوسفزئی(وزیر اطلاعات): جی بالکل بڑا افسوسناک واقعہ ہوا ہے گزشتہ رات اور جو جن کو مارا گیا ہے وہ شانگلہ سے ان کا تعلق تھا اور ان کو بڑی بے دردگی سے قتل کیا گیا ہے پولیس اس پہ انوسٹی گیشن بھی کر رہی ہے میں نے پوری رپورٹ بھی منگوائی تھی کل بھی اور اس کے چونکہ وہ۔۔

(اس مرحلے پر مغرب کی نماز کے لئے آذان ہو رہی ہے)

جناب سپیکر: جی شوکت صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر جو رویندر سنگھ کی انہوں نے بات کی اس کی پوسٹ مارٹم رپورٹ جو ہے وہ پولیس کو مل چکی ہے میں نے ابھی پتہ بھی کیا ان کا اور وہ اس کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ آیا کوئی تنازع ہے یا اس چیز کو ذرا دیکھا جا رہا ہے ان کی جو فیملی ہے ان سے بھی انوسٹی گیشن ہو رہی ہے اور جو ارد گرد کے علاقے کے

لوگ ہیں ان سے بھی انوسٹی گیشن ہو رہی ہے تو جیسے ہی وہ رپورٹ سامنے آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ ہم شیئر بھی کرینگے اور یہ یقین دلاتے ہیں کہ ان کے قاتلوں تک انشاء اللہ ضرور ہاتھ پہنچے گا۔

جناب سپیکر: اب نماز کا بھی ٹائم ہے خوشدل خان صاحب اور کنڈی صاحب نے نام بھیجے ہیں اس پہ بات کرنے کے لئے تو یا تو دو دو منٹ لے لیں یا پھر۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: کل بھی بجلی کے ایشو پہ ڈیبیٹ ہوئی ایک طرف سے دوسرے کو چانس نہیں ملا آج پھر این ایف سی پہ بات ہو رہی ہے شاہد ہمیں چانس نہ ملے تو جو بات ہو چکی ہے اگر کہیں تو میں اس کا جواب دے دوں این ایف سی کے حوالے سے تاکہ ان کو پتہ تو چلے کہ این ایف سی پہ ہوا کیا ہے کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: ڈیبیٹ چل رہا ہے اس کے اوپر ناں۔

جناب خوشدل خان: کل رکھ دیں۔

جناب سپیکر: جی، کل Already دو آئٹم ہیں، کل دو آئٹم ہے For the discussion نماز کا کچھ دس منٹ کا وقفہ کر کے دوبارہ پھر کر لیتے ہیں اس کو یہ نہ ہو کہ واپس آئے تو کورم ہی نہ ہو، اگر آپ کی ہاؤس کی یہ رائے ہے کہ کل کی جو دو ڈسکشنز ہیں ان کو ہم آگے لے لیں اور اس ڈسکشن کو باقی کل لے لیں۔

Mr.Khush Dil Khan: This is very important matter.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب خوشدل خان: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: کل یہی Topic یہی ڈسکشن ہم کل دوبارہ لے لیں گے۔

جناب خوشدل خان: تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 pm tomorrow.

(اس مرحلے پر اجلاس کی کاروائی کل دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی کر دی گئی)